

وَمَنْ يُعِظَّ مِنْ حَقِّهِ فَيَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَلَا هُوَ بِهِ عَنْ أَنْ يَعْلَمُ
وَأَنْفَلَتِ الْأَيَّامُ إِذْ هُوَ لِلْمُفْلِحِينَ

رسالہ

اشاعت

اردو ترجمہ
مسلم اندیا اینڈر اسلامک رووی

حضر خواجہ کمال الدین حسناوی سے ایں ایں تین بیانات اسلام انگلستان

بیانات مادہ تیرہ ۱۲۹	نمبر ۳	جملہ
----------------------	--------	------

خوبیاں پیاں صفحہ
سے درویش (عمر)

تفصیل اللہ
تین رویہ (نے)

قہرست مضمایں

۱۰۱	وہ کام جو ہے اب تک لندن میں کیا صفحہ ۸۵	تنذیب
۱۰۹	۸۸	خوف
۱۱۳	۹۱	شراب

لَا هُوَ أَنْجَلٌ وَلَا نَبِيٌّ
لَا هُوَ مَوْلَىٰ وَلَا مَوْلَدٌ
لَا هُوَ مَوْلَانَةٌ وَلَا مَوْلَدَانَةٌ
لَا هُوَ مَوْلَانَةٌ وَلَا مَوْلَادَانَةٌ

جھکر شائع ہوئ

بلا وغیرہ میں تسلیع اسلام

مسلم مشتری افغانستان کے معروکتہ الاراء تسلیعی کا رنامے

نمبر (۲)

گذشتہ اشاعت کے بعد افغانستان سے موصول شدہ چھپیات کے ذریعہ چند ایک نہایت فخر افراد اوقاعات کا علم حاصل ہوئے ہے جنکا ذکر وہ ذیل کی چند ایک سطور میں آیا ہے کہ ہر ایک بھی خواہ اسلام کی خوشی کا موجب ہو گا

(۱) ایڈن بر اسکا ٹینینڈ کا دراساطحت ہرنے کی وجہ سے ایک نہایت ہی غریب ممتاز شہر ہے وہاں علم کا بہت زیادہ چرچا ہے اور عموماً بہت زیادہ طلباء وہاں اقامت گزین ہیں اور اسی وجہ سے بہت سے مشہور اہل علم اصحاب بھی وہیں رہتے ہیں اس مشہور شہر میں جناب خواجہ صاحب کو لوک چڑی نے کے لئے بلا گیا چنانچہ وہاں گئے اور اسلام کے متعلق وہاں ایک زبردست یونیورسیٹس کے بعد خواجہ صاحب کی اجازت پر قریباً ڈیڑھ ہندوستانی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اور مسلم مشتری کے تسلی سمجھنے جو ابادت بہت سے اہل ول اصحاب کی تعلیم کا محبوب ہوئے اس کے بعد خواجہ صاحب کی اقامت کا ہا پر بھی بہت سے لوگ آتے رہے اور ہندو طلباء نے نہایت حیرت سے سوال کیا کہ کیا آپ یہی اسلام جو یہاں پہنچ کیا گیا ہے ہندوستان میں بھی پیش کر سکتے ہیں سوال نہایت معقول تھا اور اس کا جواب سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا تھا کہ اصل اسلام یہی ہے اور یہم ٹبے دھڑٹے سے ہندوستان ہیں یہی اسلام پیش کر سکتے تھکر رہے ہیں خواجہ اجل کے سرمی سلامانوں کے اعمال باقاویں اس سے کیسے ہی وحدت کیوں نہ جا پڑے ہوں ان غرض خواجہ صاحب نہایت زبردست ولائی ستھان نہ رہے پریزوں کو ساکت کرو یا اور وہاں سے مظہر و منصور ہو کرو اپنے

(۲) اپنی اپنی پڑا ٹھیکنے معلوم ہوا کہ بعض یونیورسٹیز میں گروں کی طرف سے خاص گرو جاگہ میں یک پھر دینے کے لئے آپ کو دعوت دیگئی ہے یہ ایک نہایت ہی سبک پیغام تھا جسے آپ نہایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خَمَدَكَ وَصَلَّى عَلٰى سُفْرَلَهُ الْكَوْنُوْمَه

اشاعتِ اسلام

وہ کام جو اپنے کام نہیں کیا

از خالد شیلڈ ریک

اسلام تمام اطراف یورپ میں جگہ بنارہ ہے۔ مجھ کو بھائی طلاق پہنچی ہے۔ کہ پانچ سو سے زائد روپی ہمارے قریب میں داخل ہوئے ہیں۔ میں انگلستان میں دس سال سے بطور اسلامک سوسائٹی کے سمتھ سکھڑی اور واش پریز ڈائریٹ کے کام کر رہا ہوں یہی ڈاکٹر سہروردی کو اس وقت سے جانتا ہوں جبکہ یاں اسلامک سوسائٹی بنائی گئی تھی۔ ڈاکٹر موصوف نے اس وقت پیشینگوں کی تھی۔ کہ اس پنج سے ایک ہونہا رب و انگلیکا۔ اور پھر اس ایک درخت سے ایک جنگل بن جائیگا لیکن دن میں اسلام کا آغاز یا جوں گا جوں کی آواز نہیں ہوا۔ اپنی سوسائٹی کو مرد کے واسطے ہمارے یاں ہزاروں پونڈ نہیں تھے لیکن ہم میں سے ہر ایک، اپنی حالت کے مطابق مرد کرتا تھا اسلامک سوسائٹی کی نماز کیکٹنی میں میں تھا اگر تھی۔ اور نمازی۔ ترک۔ ہندوستانی اور مصری ہٹوٹا کرتے تھے۔ صرف میں ہی ایک انگریز تھا۔ گرین شریٹ لاکٹسٹر سکوتر میں پیکھو دیکھتے تھے۔ دروازا ہی سوسائٹی کا کاروبار تو اگر تا تھا

ہم سے استفسار بہت ہوا کرتے تھے۔ اور ہمارے حصوں میں ہماری رسالہ
لائسٹ آف دی ولڈ کو پر لیکی طبقہ کے لوگ خیریتے تھے۔ ان دونوں مخالفت
زوروں پر تھی۔ اور بہت رُکا و بُلیں ہمارے راستے میں ڈالی جاتی تھیں۔ ڈاکٹر
عبداللہ شہر درودی نے پقدٹ شارٹ کئے۔ اور بہت سی چھپیات اخباروں میں بھی
لشدن کوئی کوئی کوئی عنایت آمیز اجازت سے ہم نے نیسٹر سکوائر کارڈ ڈری میں ایک
برما جلسہ کیا۔ اور خود معمکن نے ہماری کوششوں سے متاثر ہو کر پچھائیں پونڈ
کے عظیبہ سے ہماری وصل افزائی فرمائی۔ ان دونوں میں بر تھا کیوں نے اسلام قبول کیا
اور بعد ازاں کریں ملی الطفت سے نکاح کیا۔ تب نیسٹر چیمبرس مشورہ میر عمارت نے
ہماری لشدنی سجد کا لفتشہ تیار کیا۔ اور روزانہ اخبارات نے انگلستان میں اسلام کے
وہ اعلیٰ ہو نے پر طویل مضمومین لکھے۔ یہیکم رے میں کئی جلسے ہم نے کھلے میدان
میں کئے۔ انہوں جلسوں میں بہت لوگ حاضر ہوتے رہے۔ تب سوسائٹی پر ایک
خطہ باکو و قلع آیا۔ کیونکہ ڈاکٹر شہر درودی صاحب کو ہندوستان کی طرف اجتت
کرنی پڑی۔ ان کی جگہ ہمارے بھائی ایچ۔ ایم شیریانی نے لی۔ جنہوں نے
بڑی عرق بڑی سے کام کیا۔ اور اسلامی لٹریچر کی بہت اچھی لائبریری بھی کی اپنی
نے بہت سے جلسوں کا انتظام بھی کیا۔ اور سوسائٹی تباہ ہونے سے بچ گئی۔
ہم اپنے ذریب کے بڑے بڑے ٹیکو ہارمنی یا کرتے تھے۔ اور کام اچھی طرح چلتا
رہا۔ لیکن اس شام عرصے میں ہم میں کوئی مجموعی طاقت پیدا نہ ہوئی۔ اور نہ ہی
ہمارے مقرر شدہ ہسید کو اڑاڑ رکھتے۔ لیکن ہمارے بھائی خواجہ کمال الدین صاحب کے
آئنے کے ساتھ حالت بالکل ہی بدل گئی ہے۔ اب ہمارا مستقل پروگرام بھیجیا گی
اور اب تقبل کو ہم پورے یعنیں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ بہت ہی تھوڑے
لوگ ہیں جو اسیات کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس قدر انگلینڈ اسلام کو تقبل
کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن بعض عام رائے کا خیال ان کے راستے میں
رُکا و بُلیں ہو رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ بہت کو کام میں لا میر۔ اور حلم کھلا اسلام

کو قبول کریں۔ عرفانٹ۔ احمد پرومنگ کپستان سینئنے سگر ڈی۔ لارڈ ہمیٹ لے اور بعض معموز خالونوں نے اس فہرست کی تہمت خلاپر کی ہے۔ دوسروں کو چاہئے۔ کروہ ان مشالوں سے بحق لیں۔ اور ویسی ہی اخلاقی تحریکات ظاہر کریں۔ جب بیس نے قبولیت اسلام کی طرف قدم آٹھایا تھا تو میں تن تھا تھا۔ لیکن تم اب اپنے دکھائیوں میں نہ ٹلو گے۔ اور اس کامل مسادات کی حقیقت رجحان دو گے۔ جو اسلام ہیں ہے۔ ہم ایک الیکٹریس ہیں۔ بلکہ ہم سب ایک ہیں۔ اور اگر تم ہم میں شامل ہو گے تو تم ہمارے بھائی اور دُنیا کی نسب سے بڑی برادری کے ممبر بن جاؤ گے۔ سب سمجھیں جمع ہو جاؤ۔ اور ہمارے بھائی کو اس کے شریفانہ اور ایثارانہ کام میں مدد و دعو۔ اب علیحدہ کھڑے نہ رہو۔ کیونکہ علیحدہ کھڑا رہنے کا وقت نہیں رہا۔ ہمارے پاس مشن نہیں ہیں۔ نہ کوئی سامان تفریح نہ فلان و شوکت اور نہ ہی موسیقی کے ولفریب آواز جو جذبات کو کھڑکا لائیں۔ ہمارے پاس اللہ حملن کا پیغام ہے۔ اور ہماری منطق اور تقویت استدلالیت سے ہم اپیل کرتے ہیں۔ ہم اس وجہ سے کتنہ مذہب ہے۔ ہم سے اختلاف رکھتے ہو دو فہرست کی لعنت کنم پر نہیں۔ سمجھتے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کوئی نہ ہب میں کوئی جبریں ہے۔ کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے لئے مجھوں نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن صداقت کی فتح خود رہ جگی۔ اور باوجود خلط بیانیوں اور مخالفتوں کے اسلام ترقی کریگا۔ ہمارے متعلق بہت سی غلط باتیں مشہور کی گئی ہیں۔ اور بہت سے لوگ ہمارے معاملہ کو متعصباً پہلو سے ہی ویجھتے ہیں۔ ہمارے ساتھ انصاف کے ساتھ ہیش آؤ۔ کیونکہ یہ ایک انگریز کا پیدائشی حق ہے۔ ہمارے رسالا اور لشیر پھر کو پڑھو۔ اور سلمانوں کے ساتھ مبارحتہ کرو۔ اور اس سے ہمیں کوئی ٹر نہیں۔ خدا اور اس کا رسول ہماری پُشت پر ہیں۔ پھر کون ہے جو ہمارے سامنے کھڑا ہو۔ فیضیا ضی پر ہمارا لیفیں ہے۔ سو دوسرے شریفانہ و صفت کو عمل میں لا او۔ اور تم دیکھو گے۔ کہ ہم ہر ایک قسم کی امداد جو ہماری طاقت میں ہے۔ یعنے کوتیار ہیں۔ خُول کے بندوں کے درمیان

جیسا کہ میرے بھائیوں میں سے کوئی بھائی نہیں۔ وہ صریح کو المذاہم لگانے سے پہلے اپنے فضلوں کا امتحان کرو۔ اور شما کی طرف جھک جاؤ۔ اسلام کا سب سین یک چھوا درتب تھیں وہ مغلی راحت نصیب ہوگی۔ جو بھدا اور قیاس سے بڑھ کر ہے ۴

۲۰

کاظمیان

از لارڈ ہیستے تمام انسانی کمزوریوں کو ایکہ قطار میں لا کر ان کی چھان بین کرو تو ہمیں ان میں ایک بھائی نہیں بلیکن جو خوف سے زیادہ غم اور بہادری لائیوالی ہو۔ پیرے کئی ایک بیٹھتے ہیں۔ اور گوارہ سے ہی میں نے ڈر اور خوف کو ان کے سروں اور دماغوں سے نکال دیا ہے۔ آدم یا شیطان کا خیال ہی ذکر و تمیں صرف اس بات سے ڈرنا چاہتے ہے۔ کتنم کوئی ایسا کام نہ کرو۔ جس کی بابت تم جانتے ہو۔ کوہ تھدا کو پسند نہیں ہے۔ ایک صاف گواہی اور محکما طائفہ چین کی حیثیت سے مجھ کو بھی معلوم ہوا ہے۔ کوہ ذہبِ حس کو برائے نام یہی سماں سے تعیر کیا جاتا ہے۔ بعض اُس فرضی خیال کی بنیاد پر کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ اگر تم انسان، کو ایک ناصل نظر سے نہیں دیکھو گے تو تمہارے لئے ایک جلتی ہٹی جگہ حیا رہے۔ یعنی تم کو ان لوگوں کی نظر سے دیکھنا چاہتے ہوں نہ کہ وقارنا فرستا اور ان اخراجیں کی خاطر وہن کی اصلیت اُنہیں کو اچھی طرح معلوم نہیں جزا اور سزا کے قاعدہ مغرب کئے ہیں۔ اگر تم فلاں فلاں فعل کر دے گے۔ اور مجھ پر ایمان لاوے گے اور خدا تعالیٰ خواہش سے منسلق ان معاملی پر ایمان لاوے گے جو میں سنتے پیش کئے ہیں۔ تو تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر تم ایسا ذکر دے گے اور اپنی سمجھ دوڑ راوے گے۔ تو تم ایک ماہربان خدا کے ہاتھ میں پڑ جاؤ گے جو تم کو ابری لختت میں ڈال دے گا۔ کیسا خوفناک عقیدہ ہے۔ خدا پر کی طرف ایک کینہ دوڑ بھجوٹ کی کمزوریوں کو نہ سو۔

کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے وہ اپنی مخلوق کو حس کو اُس نے اپنی صورت پر پیدا کیا محض اس وجہ سے کہ وہ براۓ نام عیسائیت کے کسی فرقہ کی تعلیم کی پڑی نہیں کرتی یا نہیں کر سکتی دنخ کی آگ میں جلانے کے لئے تیار ہے یہ میں براۓ نام عیسائیت کرنے میں اپنے آپ کو راستی پس بھتنا ہوں۔ کیونکہ میں بھتنا ہوں کہ ہمارے آقا پیغمبر ﷺ کا نہب قطعاً نہ تو فقرہ رومن کیتھولک اور نہ فرقہ پاٹھٹ کے پاس ہے۔ مسیح سے سینیوں سال بعد خود ساختہ اصول اور مرشدانہ طریق نے محنت از حیثیت اختیار کی۔ اور اُس وقت عرب کا عظیم شان رسولؐ بنت پرستی کے بخلاف منش نے کاظم ہر ہوا۔ اس کی دعوت سے حیرت انگیز میتھجے ظاہر ہوئے۔ اور اسلام موجہ اپنی سادگی اور رحمتی کے ایران سے لے کر بحر اوقیانوس تک پھیل گیا۔ کوئی سو سال بعد مارٹن لوختن اٹھا اور کوشش کی۔ کہ اُن بنت پرستیوں (سوائے اس کے کسی اور لفظ میں ان خرابیوں کو ظاہر نہیں کیا جاسکتا) کو جو اُس وقت کے براۓ نام عیسائی نہب میں داخل تھیں ڈور کرے۔ وہ اپنے مقصد میں کسی قدر کامیاب ہوا اور کچھ شاک نہیں ہے۔ کصلاح یا فتح چیز روم حیر سے بدرجہ اڑھا ہوا تھا۔ مگر اس میں کافی صلاح نہ ہو سکی۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ حضرت محمد صلعم نے جنوب سے اور مارٹن لوختن نے شمال سے پا دریا ز عقاید کو اڑانے کے لئے جان توڑ کو شیشیں کہیں۔ خرابیاں پھر بھی رہیں۔ اور اب تک پلی آتی ہیں ۴

میں یقین کرتا ہوں۔ کذیل کی چندر طور لکھنے کے لئے مجھے معاف کھا جائیگا۔ ایسے ضروری مخصوصوں میں اس قسم کی تحریر فضول معلوم ہوتی ہے۔ مگر میرے خیال میں وہ اصلی مطلب کوہست اچھی طرح ظاہر کرتی ہے۔ کوئی آدمی الگی میں سے جا رہا تھا۔ کہ اُس کی ملاقات ایک جنگل میں سے جو پادریاں سفید نکلائی دکار کے ساتھ سیاہ لباس زیب بن کئے ہوئے تھا ہوئی۔ اُس

آدمی نے پادری صاحب کی خدمت میں عرض کی۔ کیا آپ مجھے تمہارے متعلق کچھ تباہی
ہیں؟ جواب ملائیں گے دوست پک کیوں نہیں۔ آپ صرف سچے دل سے ہو کی پیکی وسیعی
پک کی صداقت پر ایمان لاویں۔ اور آپ نجات پا جاوینگے۔ طالب حق نے
پادری صاحب کا فشکر یہ ادا کیا اور کہا۔ آپ نے بڑی مر بانی کی ہے۔ مگر
میں لیقین نہیں کر سکتا۔ ہاں میں اس کے متعلق سوچنگا۔ وہ آدمی آگے چلا گیا
اور پھر ایک ٹیسے ہی جنتلیمین سے ملاقات ہوئی۔ اور اس سے بھی ہی سوال
کیا۔ اور یہ امر بھی اُس پر ظاہر کر دیا۔ کہ اس کو پہلے کسی نے بتایا ہے۔ کہ
”ہو کی پوکی وسیعی پک“ پاک سرز میں کی طرف را ہنمائی کر سکتا ہے۔ پادری صاحب
نے خطرہ اور حیرت کے اندر کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ ”میرے غریب
دوست تم ایک یا سے رستہ کی طرف لئے جا رہے ہو کہ جو یقیناً ہلاکت کا راستہ
ہے۔ اور اگر تم ”ہو کی پوکی وسیعی پک“ کی پیر وی کرو گے تو تمہاری ہلاکت میں
کوئی سُبھہ نہیں ہے۔ یہ رستہ بالکل غلط ہے۔ اور غالباً شیطان کی سازش
سے تم پر یہ ظاہر کیا کیا ہے۔ صرف ایک ہی رستہ یقینی طور پر ہبشت کو لیجاسکت ہے
اور یہ رستہ ”مکی سکی کر کی“ ہے۔ اس رستہ کے ذریعہ یقیناً نجات حاصل ہو جاتی
ہے میں تم کو اس کے متعلق سب کچھ بتا دوں گا۔ اگر تم سب گزوارہ اور معقول
امد فی کا ذریعہ سپید اکر دو۔ اور ایک ٹکڑاہ زمین کا گرجا بنانے کے لئے دو۔
لیکن اسے پیارے عیسائی دوست اگر تم ہمیں پکی سکی کر کی پر ایمان نہ لاؤ گے تو
بلاشک تمہارے لئے جنم کی آگ میں جلنے ہو گا۔ وہ شخص پھر آگے چلا گیا
اور تھوڑی دور ہی چلا تھا۔ کہ اس کو ایک اور صاحب کی جو اسی قسم کے لب اسے
لبیس سچے زیارت ہوئی۔ اور ان سے صحیح ایمان اور عقائد کے متعلق فرماتا
کیا۔ لیکن اس نے پربت ہاتھ میں لئے ہوئے پس اڑوں پر میختہ اور نگوار
رفیقوں کا اس قسم کا خاکہ لکھنی پا کر طالب حق نے مایوسی کی حالت میں کہا۔
یہ اپنے دوستوں کے ساتھ جنم میں جائے کو آپ سے دوستوں کے ساتھ

جنت میں رہنے پر ترجیح دیتا ہوں ”میری طرز تحریر شاہنشوخ بمحبی جائے۔ مگر حقیقت یا بھی نہیں ہے میرا مطلب یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ جس مذہب کی بناءت آئی اور تصویرات پر ہے وہ محض لاشے ہے۔ اور اس قابل نہیں کہ اس کو دل میں جلد ویجا یا اُس کی پیروی کی جائے۔ وہ مذہب کس کام کا جس کی بناءت اس کے خوف پر ہو؟ یقیناً ایسا مذہب نکلتا ہے۔ یہ کیسا لگرا ہڈا خیال ہے کہ خلائق رحیم ہمیشہ ہم کو سزا دینے کا موقع تاکہ ہے۔ صرف چند اکی محبت اُس کی لا انتہا خوبیوں کی معرفت غلط یا فریب آمیز یا کینہ فعل کے ارتکاب کا ڈر کافی ہے اگر خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ تو میں دونخ کی آگ یا کسی اور آگ کی کیا پرداہ کرتا ہوں۔ نہ تو میرے کسی بچپ کو آورنہ کسی اور نیک آدمی کو جس کی ملاقات کا مجھے اپنی عمر میں خر ہوئا ہے۔ کسی قسم کا ڈر ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس وجہ سے کہ میں اُن سے محبت کرتا ہوں۔ اور اُن کو خوش رکھنا چاہتا ہوں۔ کچھی گذشتہ سالوں سے میری عادت ہو گئی ہے۔ کہ میں ہر صبح خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے خدا مجھے کسی نیکی کرنیکی تو فیض بخش۔ اور یا مریت انگیز ہے اور اُس دعاء کی قبولیت کا کافی ثبوت ہے جو دوسروں کے لئے ناگزی جاتی ہے۔ کہ کیسی کثرت کے ساتھ میری دعا درجہ احابت کو پہنچی۔ اور میرے لئے اس دن کو خوشی کا دن بنا یا +

شراب

شراب اُن نہایت بھاری خرابیوں میں سے ہے جنہوں نے تہذیب کی ترقی اور ارتقا کے ساتھ ساتھ سلسلہ تمدن میں رستہ بنالیا۔ جہاں یہ گھٹی ہے انسانی لعنت، حسماںی دماغی اور اخلاقی تسلی اس کے جلویں پائے گئے ہیں اور جہاں اس کی حکومت ہوتی ہے۔ ہر قسم کی بُرائی کو لازمی طور پر عروج ہوئے

نام دنیا میں عیسائی قویں سے زیادہ شراب کی عادی پانی گئی ہیں عیسیٰ
کی پناہ میں الحکم دنیا کے دور دراز حصوں میں پہنچ گیا ہے۔ اور
شراب بتوشی کو غیر معمولی ترقی نصیب ہوئی ہے۔ اور اس کے ذریعے جو
تباهی ہوتی ہے۔ وہ بھی کچھ کم نہیں وہی ہے۔ اب لے ہوئے شراب
عیسائیت کا ایجاد نہیں ہیں۔ اگرچہ اس کی پناہ اور اس کے پیروں
اور ان کے نیڈر دل کی شال سے وہ پھیلے ہیں پہ

ہم نہیں بتاسکتے ہیں۔ کہ اب لے ہوئے شراب سب سے پہلے کتیار
کئے گئے۔ لیکن اتنا پتہ تو چلتا ہے۔ کہ شراب اور شراب کی دکانیں ان
قديم ترین تہذیبوں میں موجود تھی۔ جن کے حالات ہم تک پہنچے ہیں۔ سو
پوٹامیہ کے ان آباد شہروں میں جن کے باشاہ اور حاکم مشرق پر اور دریے
نیل کے کناروں اور ڈولٹا پر عظیم الشان اور جھیڑاغز کے ماتحت حکومت کرتے
تھے شراب موجود تھی۔ ہم ذیل میں ان تہذیبوں کی تسلیمی حالت کا منحصر
نقشہ اُسی حد تک کہ شراب اور شراب کی دکانوں سے تعلق رکھتا ہے دیتے
ہیں۔ اور نیز ہم وہ بھی بیان کر سکتے جو ان کے متعلق کتاب والوں سے
ہم کو معلوم ہوا ہے پہ

قریبی اہل بابل کھجوروں سے غیر ابتدیار کیا کرتے تھے اور اس کے
علاوہ اُوْر قسم کی شراب دیگر ممالک سے لایا کرتے تھے۔ اور ایک قسم کا بیر
بھی آیا کرتا تھا جو غالباً خود فی اشتیاء سے تیار کیا جاتا تھا۔ اور شراب
کی دکانیں کفرن سے موجود تھیں یہ سوریہ Hammerabu کے
ضالطہ قانون میں چند اُن قواعد کا ذکر ہے۔ جوان دکانوں پر اور شراب
فروشوں پر (جریمه ستورات، ہی ہٹا کر لی تھیں) پر حاوی ہے۔ قواعد
اگرچہ ایسے مکمل اور حسب ضالطہ نہ تھے جیسے کہ موجودہ زمانہ کے قواعد
ہیں۔ مگر پابندی قائم رکھنے میں ان سے کم نہ تھے۔ وہ نہایت سادہ تھے۔

اور ان کے مطالب سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آیا کرتی تھی۔ اور آج کل کی طرح قانون پیشہ لوگوں کی ضرورت نہ ہوا کرتی تھی۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ اہل بابل شربوٹی کے عادی تھے یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ نہیں تھے لیکن ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ جس سے ہم اس معاملہ میں ٹھیک تیج پر پہنچ سکیں۔ کتبوں سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ ضایافت میں جو دیوتاؤں کی عزیزت میں بھیجا تی تھیں اور بالخصوص ان معرکہ آرائیوں کے بعد جن میں کہ ان کو دشمن کے بخلاف فتح حاصل ہوئی ہو۔ وہ نشر میں ایسے ہی غرق ہوتے تھے۔ جسے اہل برطانیہ کر سمسٹے اور انوروف پر پہنچتے ہیں۔ اور یہ حالت ایلم فلسطین اور ایشیا کو چک میں کیا تھی۔ ایسے موقع پر پوری سیری اور انہی خوشی کا نظارہ پیش کیا کرتے تھے۔ اہل سیریا عام طور پر پرہیز گاہ ہونگے۔ لیکن وعوتوں میں تو کوئی کسر نہیں یہ محدود تھے نینو تو شرابیوں کا ہی شہر تھی اس تھا۔ وہاں کے آدمی نشہ کے ہر ایک درجہ میں پائے جاتے تھے۔ وہاں کئی قسموں کی شرابیں تھیں۔ اور ضرورت نہ تھی۔ کہ لوگ اپنے آپ کو ایک ہی قسم پر محدود رکھیں۔ ہاں الگ کوئی شخص وہی کوہستانی کی طرح اپنی کوئی محبوب قسم رکھتا ہے تو وہ علیحدہ بات ہے ۷

بابل کے عروج کے پچھے زمانہ کے حالات یعنی اسے ہانی پال *assar hanipah* سائیرس اور ائم کی مظلوم قبائل کی روکے سامنے بہ گیا تھا مدنی سلسلہ کی تمام شاخوں کے متعلق اچھے مکمل حالات ہم تک پہنچے ہیں۔ مثال کے طور پر چار کے پاس اُن تمام شرابوں کی فہرست ہے جو نہیں زعفرانی *Nehrukh nazr-e-zufran* کے عجم میں راجح تھیں۔ ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اداہ۔ اولیں اور بو طافی کی شراب آرمینیا میں ٹوہنیں نہیں تھیں اسیانو بیٹ کو باٹی اور شوکائیں کی خراب ایلم میں موجود تھیں۔ ایک بعد کی فہرست میں نہ آگئی لاکو اور کھابر کی شرابوں کے نام درج ہیں ۸

ایک رسید سے جس پر کنیو ناٹیدس (*Nasturides*) اسکے سترے کے نہیں

آفر ہجھو گن کی انتاریخ درج ہے ثابت ہوتا ہے۔ دکاری گروں کے گذارہ کے لئے ۵۰ تے خوراک اور ۴۰ تے بیرے جائے کئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ جائے کو نہیں چاہتے تھے۔ اور مزدوروں کو پانی پینے کے لئے بھی نہیں کہا کرتے تھے۔ ایک تے ۶۶ راتر کے برابر ہوا کرتا تھا۔ اور رات انگریزی سماں پنٹ سے کم تھا۔ میرا نہیں خیال کرتا۔ کشرب یا بیر پر قومی مالیہ کی غرض کے واسطے اسی حد تک شکیں لگایا جاتا تھا جس حد تک کموجودہ زمانہ میں لگایا جاتا ہے۔ خیال ہے۔ کربابل والوں کو اپنے پینے کی چیز کے واسطے کوئی بڑی قیمت ادا نہیں کرنی پڑتی ہوگی۔ ہم ان کے کاغذات میں پڑھتے ہیں۔ کہ دو بڑے پیپوں پر انسکیل اور پاچ بھروسے پیپوں پر دس شکیل لگتے تھے ایک شکیل ۳ شلنگ انگریزی سماں کے برابر ہو گا۔ پیپے کا سائز نہیں دیا گیا ہے۔ ایک فرد میں چوکبیس کے بعد حکومت کے چھٹے سال میں ان اشیاء کا بننا پاگلیا تھا۔ جو کہتا تو خلام کو دیکھاتی تھیں۔ اچھے بیر کے بچاں سیپوں کا ذکر ہے۔ اور ان کی قیمت بعد اس پیار کے جس سے شراب نکالا جاتا تھا۔ ساٹھ شکیل (تقریباً ۹ پونڈ) درج ہے۔

اسیر یا کے عام لوگ توروٹی اور بیل اور بھیر کے گوشت سے ضیافت کیا کرتے تھے۔ اور ان پر سکارو کے بڑے بڑے گھونٹ چڑھایا کرتے تھے۔ مگر بادشاہ اور اس کے خاص سردار اور وزیر عالیشان ایوانوں میں بیٹھ کر میوہ جاتا (انگور۔ کھجور۔ سنگڑ۔ نا۔ سپالی اور انجیر) اور اعلیٰ درجہ کی مشاہیوں کی جو یہکے بعد دیگرے لائی جاتی تھیں مزے اٹاتے تھے۔ اور ان ہنہایت نقیس اور لعلے درجہ کی شرابوں سے وقت خوش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ کوئی اور چیز کھانے یا پینے کے قابل نہیں رہتے تھے۔ شرابوں کو خواہ وہ کیسی ہی نفیس اور تھیں اپنی قدرتی حالت میں نہیں پیا جایا کرتا تھا۔ بلکہ خوشبو ارجیزوں اور مختلف دوامیوں کے ساتھ ملایا جاتا تھا۔ اور یہ ترکیب ان کے ذائقہ کو خوشگوار بنا لئی تھی۔ اور

اُن کی طاقت کو دس گھنٹا بڑھا دیتی تھی +
 مصروف دیم میں بھی کسی قدر ولیٰ اسی رسم تھی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ مصروف اُن
 طور پر خابست درجہ کی شراب سے اجتناب کرنے والے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے
 اپنے ہمسایہ بالبیوں کی طرح ضیافت کے موقعوں پر وہ شراب سے پرہز نہیں کیا
 کرتے تھے۔ مختلف شہریوں کی شرابوں کا اپنا خیر رکھتے تھے۔ اور یہ کافیں
 بتگ و تاریک گلیوں میں ہوتی تھیں۔ حکم اُن کے واسطے بہت ہی مناسب تھا
 جیسا کہ آج کل کی حالت ہے بعض لوگ تو الحکم لکھا ان دکانوں پر جایا کرتے تھے اور
 بعض خفیہ طور پر کیونکہ جہانتکہ میں پتہ لگتا ہے ہر ایک دکان کے خاص خاص
 گاہک تھے جو ہمیشہ اُنسی پر جایا کرتے تھے۔ عموم کافیں صاف رہا کرتی تھیں۔ اور جو نا
 کی باقاعدہ لپائی کاررواج تھا موجودہ زمانہ کی طرح ہر ایک چیز جو خریداروں کی کشش
 اور آرام کے لئے کی جاتی تھی سو وے کے بڑھانے میں بڑا کام دیتی تھی شراب
 بیرونی اور پلے ہوئے اور خوشبو و ارعاق خریداروں کے پیش کئے جاتے تھے۔
 بیرونی مرغوب تھا اور یہ جو کمرگب سے جس کو پانی سے ترکیا جاتا تھا بتایا جاتا تھا
 اور پھر خیریٰ ردولیٰ کے ٹکڑوں سے تیار کیا جاتا تھا +
 دیر کی کئی قسمیں تھیں میڈھا سخت چکلیاں مصالحہ دار اور ایک اور قسم کا موٹے
 اور سخت باجرے سے تیار کیا جاتا تھا جیسا کہ بالائی نیل کے صبیحی اب تک تیار
 کرتے ہیں +

شرابوں کا ذخیرہ بڑے بڑے مشکوں میں رکھا جاتا ہے۔ حکم بالبر کی طرف
 گاڑے جاتے تھے۔ اُن کے نہہ مٹی یا الحکمی کی ڈاؤں سے بند کر دیجئے جاتے تھے۔
 یا کہ ہؤ اندرا دخل نہ ہو سکے۔ ان مرباٹوں کا رنگ نیلا کیا جاتا تھا۔ اور اُس کے
 مالک یا حکمران فرعون کی ہر لگانی جاتی تھی۔ ان پرسیا ہی سے ایک تحریر کندہ ہٹؤا
 کرتی تھی۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ شراب کس چیز سے بنائی ہوا ہے۔ اور کس
 تاریخ سے بند ہے۔ گاہک کو یہ بتانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آیا تھی۔ کہ

وہ کافی قسم کی اور کون سے مال کی شراب چاہتا ہے۔ تحریر پر نظر والے سے سب کی اصلاحیت اُس پر ظاہر ہو جاتی تھی۔ کسی پر لکھا ہوا تھا۔ سلسلہ باہر سے لا یا ہوا شراب۔ کسی پر ۱۹۱۸ء کی شراب وعلیٰ ہذا القیاس۔ رضید اور سرخ شراب ہوا کرتی۔ اور کندہ شدہ تحریر ہر ایک کی ماہیت کا پتہ دیتی تھی۔ میری اولس کی شراب۔ پلوسیم کی شراب، ہواس کا ستارہ آسان کی مکمل شراب۔ اوسیں کی دلی شراب۔ بینا کی شراب۔ اپیا کی شراب اور قومیا کی مہری شراب میں موجود رسمی تھیں۔ مخفی کو خریدار بیٹھتا تھا۔ کہ زنانہ نوکر آتی اور اس کو یہ یا ایسے ہی لفظ کہتی ہوئی ساتھ لجاتی۔ شراب پی مہانت کر تو بیہوش ہو جائے۔ آج خوشی کا دینہ نہ ہو۔ اپنے ساتھیوں کی باتیں گن اور خود خوشی ملتا ہے۔ نوکر لڑکی بار بار آتی۔ اور دعوت کو حسب ذیل الفاظ میں وہ راتی۔ شراب پی اور اٹھ کر نہ جا۔ کیونکہ میں مجھ کو جانے نہ دوں گی۔ جب تک تو پلی نہ لیگا۔ اور اس کے بعد ہمیشہ پی پی پی کا تکرار رہو اکرتا تھا جیسا کہ آج کل ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا تحریریں کتبوں سے لی گئی ہیں۔ مصری مصلحین اخلاق سے شراب کے نہتائج اور مغرب اخلاق اثرات پوشیدہ نہ ہے۔ اور انہوں نے اس کے بخلاف قلم اٹھائی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ شراب کی خرابیاں اس قدر پھیل گئی ہیں۔ کہ سلسلہ تمدن پر تباہ کن اثر ڈال سکیں۔ کیونکہ اگر نتیجے معمولی حدود سے آگے نہ بڑھتے تو اعتدال کے متعلق اُس قسم کے اخلاقی مقوّلے نہ ایجاد ہوتے جیسا کہ درصل ایجاد کئے گئے اور جن کا پتہ ہمیں کتبوں سے ملتا ہے۔ نمونے کے طور پر ایک دو مقولہ جات نقل کئے جاتے ہیں۔

”نو جراں تو شراب بخوشی کی شرمناک بڑائی سے بچنا چلہئے۔ کیونکہ شراب ان کی روحی کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔“

جو شخص اپنے آپ کو شراب کے حوالہ رکتا ہے۔ وہ کشتی کے اُس ڈانٹا کی طرح ہے جو اپنی ٹکڑے کے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کسی طرف بھی کام نہیں دیتا ہے۔

”وہ ایک گھر کی طرح ہے جسیں اولیٰ نہ ہو۔ اور جس کی دلیواریں ہتھی ہوں۔ اور ستون لرزہ میں ہو“ ۴

بڑی سزا جو مصر میں ابتداء میں ہی جاتی تھی۔ وہ بید کی مقررہ ضریبیں ہیں جس کو سزا دینی منظور ہوتی تھی۔ اس کو زمین پر اُنھے منتظر کھاٹا یا جاتا تھا دونوں بازوؤں پر اور دونوں ہاتھوں پر ایک ایک آدمی چڑھ کر اس کو تیسھے دیا گئے تھے اخنا اور جو آدمی بید لگاتا تھا۔ وہ سر پر چڑھ کر بیٹھا کرتا تھا۔ یہ سماں بالکل خفیف معلوم ہوتی ہے۔ جب اس کا مقابلہ یونانیوں کی سزا سے کیا جاتا ہے۔ یونانی قانون میں ان لائی کرکس نے ختوںے دیا تھا۔ کہ شراثی کی دونوں ڈانگیں توڑ دیجاویں اور رسولن اس سے بھی بہت بڑھ گیا۔ اور سزا میں موت تجویز کی ۵

اب ہم اپنے مضمون کے اس حصہ پر آتے ہیں جس سے متعلق عیاں ہے۔
میں گذشتہ نصف صدی میں نہایت گرام بحث ہوتی رہی ہے۔ نہیں مال سے زائر عصر تک عیاں یوں نے انکھل کے پینے کو اپنے ذہب کے عین مطابق سمجھا ہے۔ انیسویں صدی کے نصف کے قریب نکفار میں گردہ کے ضمیر پر اچانک یہ صداقت نظر ہوتی کہ شراب نوشی گناہ ہے۔ قریباً اس کے ساتھ ہی بائیبل کو حدیثی کے مطابق کرنے کے واسطے اسکی جدید تفسیر میں ہونے لگیں اور علاوہ اس کے سیاست میں شراب نوشی سے احتساب ایک متمیز نشان ہو گیا۔ اور اس سے نن کفار میں گردہ کے ضمیر کو تقویت حاصل ہو گئی۔ یہ امر ذکر کرنے کے قابل ہے۔ کہ بائیبل آزادی غلامان دیکھ عظیم اصلاحوں کی جو دنیا میں بہبود کے واسطے شروع ہوئیں۔ اس اصلاح شراب نوشی کے بھی عیسائی مذہب کے پادری ہی سبے بڑے دشمن شاہت ہوئے ۶

جو کافروں کے لئے ایسے جان و سیلے کے پریوؤں کی منعقد ہوئی۔ اس نے حسب فیل تین ریز ولیوشن پاس کئے ہیں :-

(۱) بن ابی شراب سعید بن جعفر رضی خدا کی صیافت میں مستحالت کیجاوے

(۲) انسدا و شراب نوشی کے متعلق کوئی جلسہ ویسیں گروں میں منعقد نہ ہوئے (۳۱) کسی دوسرے مکان میں بھی کوئی داعط بلا اجازت اس پادری کے جس کے وہ ماتحت ہے شراب نوشی کے بخلاف وعظ نہ کرے (دیکھو یورنڈ اسن برلن کی ٹمپرن سٹری حصہ اول صفحہ ۱۹۹) +

لیکن انسدا و شراب نوشی کی تحریک با وجود یا دریوں کی مخالفت کے خوب سر بینز ہوئی - اور پادری صاحبان کو معلوم ہو گیا - کہ دو باتوں میں سے ایک اس کے لئے ضروری ہے - یا تو اس تحریک میں شامل ہو جائیں - اور یا پھر ہستی کو مٹا دیں - اس طرح سے بیردنی اثرات پانے مسلسل اور بڑھتے ہوئے دباؤ سے گر جائے اربابِ حل و عقد میں تبدیلی کرنے سے نہ ہے - اور شراب سے اختناک نرم کا ایک حصہ ہو گیا - اس تبدیلی کے ساتھ شراب کے متعلق دوسری تھیوری قائم کی گئی - باشبل ٹمپرن السیوی ایشن کے سوچھویں سالانہ جلسہ میں ایک ریز دیویشن اس مضمون پر پاس کیا گیا - جن کا ایک حصہ حسب فیل ہے +

یہ السیوی ایشن پانے سالانہ اجلاس میں مجمع ہو کر انجیل کے تمام پادریوں اور نیز کتاب مقدس کے دیگر ماہرین کی توجہ زور کے ساتھ اس امر کی طرف مبذول کرتی ہے - کہ وہ شراب کے متعلق دوسری تھیوری پر عمل پیرا ہوں - یہ تھیوری باشبل کے ساتھ بھی مطابقت کرتی ہے - اور نیز سانش تجربہ اور اخلاق کی واقعات کے ساتھ بھی - اور وہ اس طرح کہ یہ بن ابلے انگور کے پھل کی بلا استثناء سفارش کرتی ہے - اور دیگر ہر ایک قسم کی شراب سے جیسی فرشتہ کی خاصیت ہو بند کرتی ہے +

ذر اس پر غور تجھے عیسائی ضریائیں سو سال سے زاید عرصہ میں اس تجھ پر پہنچا ہے - کہ شراب سے پرہیز کرنا ہی اچھا ہے - اور کہ باشبل میں ابلے اور بن ابلے دونوں قسم کی شرابوں کا ذکر ہے - اور کہ مؤخر الذکر کے واسطے سفارش کی ہے - یہ تھیوری امتحان کی ناب نہیں لاسکتی - تمام باشبل پڑھ جاؤ اور آہیں

تم کو ایک بھی آئیت اس مضمون کی نہیں بلکہ حسین شراب سے اختناب کا حکم ہو۔ اور جس قدر شرابوں کا ذکر ہے۔ وہ اپنے ہوئے اور فرش پیدا کرنے والے تھے آؤ خداون کا امتحان کریں۔ باسیبل میں ۱۳۱ اجگد آیا ہے +
 یا میں۔ اس شراب کا ذکر بہت کثرت سے ہوا ہے۔ یہی تھا جولات
 کے میٹوں نے اپنے باپ کو دیا۔ اور جس کو توح نے پیا اور بہیوش ہو گیا +
تیروش۔ اس کا ذکر ۳۸ دفعہ پڑائے عمد نامہ میں ہوا ہے۔ جرامکاری
 میں اور نئی میں (تیروش) ول کو کھو دیتی ہیں ۱ ہوسیع ۲-۱۱ اور جنی زادہ
 تیری میں (تیروش) جس کے لئے قون نے محنت کی پیچی آگے کوئے پیٹنگی (یسیاہ

+ ۹۹۸ - ۶۲

مشکار۔ اس کے معنے جیسی ایس نے حسب ذیل کئے ہیں "تیرش راب
 مدھوشی لانیوالا۔ عرق خواہ شراب یا کوئی اور فرشہ لانے والی پینے کی چیز بمشل
 شراب جو کر خوب سے بنائی گئی ہو یا شہد یا کھجوروں سے بطور ست نکالی ہوئی
 ہو۔ ڈاکٹر لینر کا خیال ہے۔ کہ وہ اس کے معنی زیادہ اپنے سمجھتا ہے۔ اور
 کہتا ہے۔ کہ پیشرتی لفظ ہے۔ جو گردھ یا کھجور کے عرق کے معنوں میں آتا
 ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ باسیبل کی رو سے یہ معنی کہا نتک درست ہیں "مے
 (شکار) سخرا بناتی ہے۔ اور مست کرنیوالی ہر ایک چیز غضب آلوہ کرتی ہے
 (امثال ۳۰۔) یسیاہ اس طرف اشارہ کر کے کہتا ہے (باب ۲۸ - ۷)
 "کاہن اور بی فرش سے خطا کرتے ہیں۔ وہ مے (شکار) سے مغلوب ہوتے
 وے فرش سے ڈگکاتے رویت میں وے خطا کرتے اور عدالت میں فے لغوش
 کھاتے ہیں" +

باسیبل کا بیان تو یہ ہے۔ مگر اس پر بھی بعض یوسائی یہ کہتے ہیں۔ کہ شکار
 فرشہ لانے والی چیز نہیں ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ عرب ان لفظ شکار اور اسی رو
 لفظ شکار و ایک ہی ہیں۔ اور یہ ایک قسم کا بیر تھا جو خور و فی انلچ سے تیار

کیا جاتا تھا +

اسیں - اس کا ذکر بائبل میں پانچ وفہ آیا ہے "اور منہیں میں (ایں) کی مانند اپنا ہی الہو ہی کے بہشت ہو جائیں گے" (بیعتیہ ۳۹ - ۴۶) اے متوا لو! جاؤ اور روؤ۔ اے تم سب جوئے نوشی کرتے ہو۔ نئی میں آہیں اکے لئے چلاڑ کیوں کہ وہ تمہارے ٹمنہ سے چھین لی جائی ہے (لیل ۱-۵) **سوپے** - اس کا ذکر تین دفعہ آیا ہے - کہا جاتا ہے - کہیا ایسے مصادر نکلا ہو اپنے ہے جس کے مختہ ترکرنا" یا یکشہر پینا ہے۔ ڈاکٹر پرسی اس کے پینے والوں کو قابو سُدھہ مخلوب اور سلے لبیں کہتا ہے +

پیچھی پیا پچھر - بشری کی ضیافت میں ہی جاتی تھی - میں نے بابل کی شرابوں کی اصلیت پہلے ہی بیان کر دی ہے۔ اور شرابوں مثلاً مشک مزگیک اور منیک کا ذکر ایک ایک دفعہ ہی ہو گا ہے۔ یہ سیدویوں کی شرابیں ہیں یا شرابوں کی قسمیں۔ ہمارے پاس یہ ثابت کرنے کے واسطے کوئی وجہ نہیں ہے۔ کوہ نشہ لانیوالی تھیں یا نہ تھیں۔ مگر مگنی غائب یہ ہے۔ کوہ نشہ آوندیں۔ حیرت ہے کہ یہ ثابت کرنے کے واسطے کہ شراب اخلاقی کیلئے مفتر ہے اُنیں سو سال سے زائد عرصہ لگا ہے۔ حالانکہ یا امر رسول عزیزی نے خدا سے وحی پاک رساتوں صدی یہی ظاہر کر دیا تھا۔ جبکہ اُس سیاہ حیثیت کی پیغمبر اسلام نے اپنی شاندار دعوت کا وعظ کیا۔ اور شراب سے قطعی اجتناب کا محدود اُدنیا کے پھاڑوں کی چٹپیوں پر گھاڑ دیا۔ اُدنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں گذر جس نے شراب کے برخلاف اس کے برابر جدوجہد کی ہو۔ اور نہ ہی کسی نے اتنی طبی فوج شراب سے پرہیز کر نہیوں کی تیار کی ہے +

اسلام ہر وقت اور ہر جگہ شراب کی تجارت کے برخلاف کھڑا ہو گا ہے۔ اور عیسائیت تمام اُدنیا میں شراب کو اپنے ساتھ لے گھی ہے۔ جب سے کہ مصر پر انگریزی قبضہ ہو گا ہے۔ باوجود مسلمانوں کی مخالفانہ کوششوں کے شراب کی دکانیں

وں گناہوگئی ہیں۔ اور ویکھر خرابیان بھی ساختہ ساختہ بڑھی ہیں۔ افریقہ میں شاید ہی کوئی علاقہ ایسا ہو گا جہاں یورپ میں قوموں کو کچھ قیام حاصل ہو گا۔ اور شراب کے مضر نتائج اور تباہ کن اثرات سے بچ رہا ہو۔ مسلم امیرِ ملک والی سیپ نے حسب ذیل الفاظ میں شراب کی روکاولٹ کیلئے درخواست کی تھی۔ گذرا اور خدا کے رسموں کے لئے ملکہ انگلستان نے اتفاقاً کرو کر اس علاقہ میں رم کی آمد کو اس وقت تک کہا رہے لوگ قطبی طور پر ناپوجو ہو جائیں گے۔ مذکورے مسلمان قوموں کی اپنے میسانی ہمروں سے بھی درخواست بھیشہری ہے اور اب بھی ہے۔ مگر اس پر کوئی قوت نہیں ہوتی ہے ۴

لوفٹ حوالجات مذکور کی تصدیق کے لئے جن تینیوں کا ہم نے ذکر کیا۔ ان سے سبتوں نے ۵
کے ترجمے دیکھنے چاہئیں کیونکہ یہ اتفاقات انہیں سے لئے گئے ہیں۔ پھر ورنی ہیں ہے
کہ تمام ارضیں کاملاً کھیا جائے۔ پھر میں ان پڑی کمگہ ہوں میسپیرو۔ میں اسے اور پھر کی
لئی تصنیف اس محال میں بالخصوص بہت بھی غصید ہیں۔ سایک چھوٹا سارا مالہ دوسرا مشہل
ایڈری مصنفہ جی ڈبلیو فی بھی خالی از پھری نہیں ۶

تہذیب اسلام اور حیسا نیت

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَمَا لَا خَرَّةٌ هُنَّمَوْقِنُونَ هُنَّأُنَّ لِشَافِعٍ هُدًىٰ قُنْ رَهْمٌ وَأُولَئِكَ
هُمُ الْمُغْلُوْنَ ۚ قرآن - ۲- ۳- ۴

ترجمہ جسے اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ اس پر جاتا را اگیا تیری طرف (لے جاؤ) اور جاتا را اگیا۔ پہلے بھروسے اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ وہ لوگ سیدھی

راہ پر ہیں اپنے رہ سے اور وہی لوگ کامیاب ہوں گے +
 قرآن شریعت سے غفران میں چند ایک آیات ایسی ہیں۔ جو بظاہر اس
 مُقدس کتاب کی تہذیب علومِ عقلی ہیں۔ مذکورہ بالا دو آیات اس تہذیب کا آخری
 حصہ ہیں۔ ان میں اس الہی الہام کی فرض و غایبت بیان کی گئی ہے جو غیر مسلم
 کی پاک ذات پر ہوا یا اُس سے پہلے ہوا۔ الہامی قانون جیسا کہ ان مُقدس الفاظ
 سے ظاہر ہے۔ خدا سے جو کہ تمام انسانی قوے و افعال کا پسید اکرنے والا ترمیت
 کرنے والا اور ترقی دینے والا ہے آتا ہے۔ اور انسانی ارتقاء کرنے جو کہ تہذیب کی ایک
 ہی منزل مقصود ہے وہما کا کام دیتا ہے۔ جس نہب کی مقدم علت غالباً نہیں
 ہے۔ اُس کی حقیقت ایک کہانی اور سوانح سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ تمام وہ
 انشیائیں جو انسانی ہاتھوں سے تیار کی گئی ہیں۔ اپنا مقصود ہماری ترقی
 میں مددینا، ہی بیان کرنی ہیں۔ پس کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کوہ لٹھیٹیشن جسکی
 پنا بجا سے تدا بیرانی کے الہام ربانی پڑ ہو۔ اس مقصود کو اعلیٰ اور امکل طور پر
 پورا نہ کر کے کیا ہماری فطرت میں ترقی کے لئے تہذیف اعلیٰ درج کی قابلیتیں
 نہیں ہیں؟ تو تھرکیوں نہ کردہ کتاب جو اس مقصود کو پرانیں کرتی۔ خدائی چشم
 سے نکلی چوپی سمجھی جاسکتی ہے +

بلانشک مذکورہ بالا آیات میں ہمارے لئے حکم ہے کہ ہم اس الہام الہی
 پر ایمان لائیں جو ہمارے رسول (صلعم) سے پہلے انہیا پر ہوا ہے۔ اور یہ حکم
 صرف اسی ایک عجلہ ہی نہیں ہوا ہے۔ بلکہ تمام قرآن میں یعنی دفتر اس کی تکرار
 ہوئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان آیات سے ہمارے ہاتھ میں ایک
 حکم بھی ہی ہے جس سے ہم الہی الہام کی اصلاحیت کو پرکھ سکیں اور وہ کیا ہے؟
 انسانی ارتقاء و دوسرے الفاظ میں قرآن کریم ہم کو خبردار کرتا ہے۔ کہ ہم پر قرانی
 کتابوں کو ان کی موجودہ جعلی صورت میں قبول نہ کریں۔ یہ ایک مسلم صداقت ہے
 کہ انسانی آمیزش کم و بیش ان تمام مذاہب میں داخل ہو گئی ہے۔ جو اسلام سے پہلے

کے ہیں۔ ہم سچے دل سے اُس مفہوم پر ایمان لاتے ہیں۔ جو تقریباً دو ہزار سال
ہوئے مریم کے فرزند نے گھنیا کو پہنچا یا۔ لیکن ہم کو انکے ہے۔ کہ اس پیغام کی
وہ صورت نہ تھی جو کلیسا پیش کر رہا ہے۔ ہمارا ارادہ نہیں ہے۔ کہ اجنبی کاغذات
کی اصلیت کے لئے محض کسی الجی تاریخی بحث میں پڑیں۔ کیونکہ ہم ایسی حدیثیں
پڑنے کے بغیر ایک بالکل سادہ اور زیادہ قابل اعتماد طریق سے پہنچنے کے
ثابت کر سکتے ہیں۔

اصل تہذیب کا ماحظ عیسائیت نہیں

اگر اعتقادوں سے انسانی افعال کا ظہور برقرار ہے اور آگر موجودہ حالات میں
اصلوں کی صداقت پتھریں کرنے اور اسکی پابندی کرنے کا ہی نتیجہ ہو سکتے ہیں۔
تو عیسائیت کا فرض ہے۔ کہ موجودہ تہذیب کو اپنا نتیجہ کرنے سے پہلے اپنے آپ کو
ان اصولوں کا سرچشمہ ثابت کرے۔ اس سے ہم کو اسکا نہیں ہے۔ کہ مغربی گردیا
میں عیسائیت اور تہذیب ہم آغوش ہیں۔ لیکن یہ اتفاق عیسائیت کے حق میں
کوئی دلیل نہیں ہو سکتا۔ ہم پھر کہتے ہیں۔ کہ عیسائیت اور تہذیب کا اس طرح
چس کے پہلو پہلو ہونا محض اتفاق سے ہے۔ چس کے بہت سے ایسے جو ہات ہیں
جن کا عیسائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور علاوہ اس کے مغربی تہذیبیں
اعلاد درج کی نہیں ہے جیسی کاظما ہر اطہر پر معلوم ہوتی ہے۔ وہ تو تاریک پہلو ہی پیش
کرتی ہے۔ اور پھر عیسائیت تہذیب کے موسال سے بھی زیادہ عرصہ سے پورپ
ہیں ہے۔ اور موجودہ خیالات اور حالات تو مشکل ایک صدی سے ہی یہاں ظاہر
ہوئے ہیں۔ خدا پورپ کی دس دلخت کی حالت کا اندازہ کرو۔ جبکہ عیسائیت
ایسی حصلی حالت میں تھی۔ اور ستانس اور مقولیت کے حملوں سے آشنا ہوئی
تھی۔ یہاں کیا تھا؟ وحشی پن تاریخی اور حالات۔ اگر انسانی تہذیب کے
فشو و فرماء کمیٹی عیسائیت میں کوئی ذاتی خوبی تھی تو کیوں وہ اعلیٰ درجہ کے شیجوں جو

اب اُس کی طرف منہ مسوب گئے جاتے ہیں۔ اس وقت نظاہر نہ ہوئے ہے

عیسائیت اور تہذیب

عیسائیت ہمیشہ ترقی کے راستہ میں ایک خطرناک و رکاوٹ رہی ہے۔ بیرونی میں ہر ایک قسم کی صلاح کا رسپے پڑا دشمن عیسائی نزہب ہی ثابت ہوا ہے کیونکی درجہ کا نام لو جو یورپ کی تہذیب نے حاصل کیا ہے۔ اور اُس تک رسالی گرچھے۔ لگنے سخت سے سخت مخالفت کے بغیر ہو گئی ہے۔ کوئی کسر گرچھے نے علم اور سنسکرت کے راستہ میں روڑے اٹھانے میں اٹھا نہیں سکھی۔ اس کو کبھی منظور نہیں ہوا۔ کہ وہ علم کی شمع خانقاہوں کی چار دیواریوں سے باہر بھی نکلے۔ تمام علمی ایجادوں کی مخالفت کی گئی۔ اور اس کو حرج سے منسوب کیا گیا۔ کلیساں بندگوں سے عورت ذات کو بدترین ذلت و کھنپی پڑتی۔ استرد اور علامی جیسی اعلاء درجہ کی صلاح بھی پادریوں کی مخالفت سے نرخ سکی۔ ہم عورت کی جانب سے کان بننہیں کرتے۔ اور ہم خواتی خوشی سے ان افسوسناک امور کو وسطی زمانہ کے کلیسیا کی جہالت کی طرف منسوب کرتے۔ اگر موجودہ ترقی یا فتح خیالات کا تھوڑا ہمت ہرماں کلیسیا کی مقدّس کتابوں میں ملتا۔ مثال کے طور پر ٹپنیں (اجتناب از مسکرات) کی تحریک کو ہی لو جو کہ موجودہ زمانہ کی نہایت ہی اعلاء اور ضمید تحریکوں میں سے ہے۔ بحیثیت ایک تہذیب یا فتح سماٹی کا ممبر ہونے کے ول اور جسم کو اچھی صحت میں رکھنا ہمارا اولین فرض ہوتا چاہئے۔ اور اس سے اسکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ شراب ہر دو کی سنت مگر دری کا باعث ثابت ہو گئی ہے۔ اگر شراب مععدوم ہو جائے تو سماٹی کی تقریباً نصف براشیاں دو رہو جاویں۔ لگر کیسے تعجب کی بات ہے۔ کہ ٹپنیں کی تحریک کو بھی آغاز میں ہی گرچھے کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم خوشی سے اس مخالفت کو ذاتی جہالت کی طرف منسوب کرنے کو تیار ہیں۔ لگر کیا کتاب مقدس میں کوئی لفظ شراب سے اجتناب کی تابید میں ہے۔ افسوس ہے کہ اس قسم کا کوئی

لفظ ہم کو نہیں ملتا۔ بلکہ ہم اس کے بخلاف پڑھتے ہیں۔ نہایت متبرک نہبی الرؤوم میں شراب کا استعمال غیر عتدل عادات کے بخلاف کسی قسم کی روک پیدا نہیں کر سکتا بلکہ جیسا کہ ہم نے اپنے گذشتہ نمبر میں لکھا تھا۔ یہ لیل دی جا سکتی ہے۔ کہ اگر شراب انسانی ترقی کے لئے مضر ہوتی تو خدا کے جلال کا انطہار پانی کو شراب میں مُسْجَدِ آنہ تبدیل کرنے میں نہ ہوتا۔ بلکہ کوئی یہ بھی کہ سکتا ہے۔ اُنگور کے ابلے چھوٹے سنت سے پر چیز کرنا ناشکری پر مجموع ہو گا جیکہ خُلّ نے برائیوں کی ضرورت کے واسطے اس کو پیدا کیا۔ اس طرح سے شراب کا مسجد، بجا کے کسی رو حافی ترقی کا باعث ہو سکے اکثر کو شرابخواری کی بلا میں گرفتار کرنے کا باعث ہے۔ اگر مپرس ارتقا انسانی کے پیدا کرنے میں خاص کارروائیں ہیں سے ایک ہے تو اسکو دریافت کرنے اور مستقل طور پر دُنیا میں قائم کرنے کی تعریف کا مستحق اسلام ہی ہے ۷

تہذیب اور نہب کا اکٹھا ہونا اس بات قطعی مشروط ہے میں
کہ تہذیب نہب کا تجویز ہے

کسی نہب کا کسی وقت کسی جگہ تہذیب یا جالت کے ساتھ اکٹھا ہونا اُمنہ ہے کی ذاتی خوبیوں یا فقصوں کا قطعی ثبوت ہمیں ہو سکتا ہے۔ کہ او مختلف باعثوں کا نہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اشیا کو ایک خاص حالت کی طرف لانے میں لگھ ہوئے ہوں پس یا امر معقول نہیں علوم ہوتا ہے۔ کہ ہم ہر ایک چیز کو جس میں کوئی حقیقی یا بعض نہائی خوبی ہو ہاتھداریں اور اسے اپنی گلاہ کا طریقہ اقتدار بنائیں۔ کسی نہب کی دوسرے نہب پر فضیلت قائم کرنے کا سب سے محفوظ اور بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ جو اصلاحات ہو سکی ہیں۔ اس کا عسرانغ ان اصولوں سے نکالیں جو اس نہب کی تعلیم میں داخل ہیں۔ یا اُس کی تعلیم سے کوئی ایسے کارگر

ذرائع معلوم کریں جموجود و خرابیوں کو کم کریں۔ اس وقت بہت سے معاملات یہیں سچانے سنائیں۔ قلوب کے لئے باعث قتویش ہو رہے ہیں۔ اگر عیسائیت حقیقت ایک سیکھی زبردست چیز ہے۔ کہ جو ہمیشہ رہنے والی تہذیب کے لئے بنیاد کا کام دے سکتی ہے۔ تو کیا کوئی حکیمیا کا احمد دیدار اس کے اصولوں اور نیمیں سے انہیں کا حل دریافت کر سکتا ہے۔ مثلاً عورت ذات کا ہی سوال لو۔ میثملے آج کل یورپ کے لئے سوہاں روح ہو رہا ہے۔ حقوق طلب عورتوں نے اس کی اہمیت اور پیغمبرؐ کی کو اور بھی ٹڑھادیا ہے۔ اس لئے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ تقریباً ہماری تمام راحت بلکہ ہماری جنس کا وجود اور مسلسل مسئلہ ازدواج کو عمدگی سے قائم کرنے پر موقوف ہے کیا عیسیٰ مسیح موجودہ حالت میں کوئی درست راہ دریافت کرنے میں کسی قسم کی مدد کر سکتی ہے۔ کسی شخص کو حق حاصل نہیں ہے۔ کوہ اپنی تہذیب کا خفر کرے۔ جب تک وہ ان سوالات کا تسلی بخش طریق سے فیصلہ نہ کرے۔ اور اگر عیسائیت و حقیقت ترقی اور تہذیب کی پیشہ و پناہ ہے۔ تو اس کو موجودہ مشکلات کے دُور کرنے کے ذرائع بھی نہیں کرنے چاہئیں۔ کیا عیسائی تدوین کے لئے پھر میں مرد اور عورت کے باہمی حقوق اور فرمہ داریوں کے متعلق شکب پکجھ بیان ہو گا ہے۔ کیا اس کے حامی کوئی ایسی جگہ دکھلا دیں گے؟ یا کیا وہ اس وقت کا منتظر رکرہے ہیں۔ کہ جب صصیبت اور ضرورت کسی کارگردانی کی طرف را ہنمایی کرے۔ تو وہ ان نستانج کو صیانت کی طرف منسوب کریں۔ مسئلہ ازدواج کے متعلق کم از کم ایک محااطہ میں تو پہلے، یہی ایسا عمل ہر آپ چکا ہے۔ یعنی تعداد ازدواج کے معاملے میں ہم اسی عنوان کے ماتحت اس حصوں پر بعد میں کچھ کہیں گے۔ سردمست اتنا ہی کہنا ضروری ہے کہ

اسلام میں ایک ہی شادی کا قاعدہ ہے

قرآن شریعت میں بڑے زور سے تکلیح واحد کی سفارش کی گئی ہے اور خانہ دایا

اکی زندگی میں اس کو پسندیدہ ترین بیان کیا گیا ہے۔ کثرت ازدواج کی اجازت نہیں۔ ہی سخت شرائط کے اندازہ ضرورتوں میں یہی گئی ہے مثلاً ایک عورت کے کوہ
بچپنے کے مقابلہ ہے۔ اور اس کے خاوند کے حالات ایسے ہیں۔ کہ اس کو
اولاد کی ضرورت ہے۔ لیکن اسلام نے کثرت ازدواج کی بعملی کے برخلاف ایک
کارگر حفاظتی طریق قائم کیا ہے حاولہ اس وجہ سے کثرت ازدواج کے زیادہ عامل
شاذ و نادر ہے عملی طور پر عیسائی بمقابلہ مسلمانوں کی کثرت ازدواج کے زیادہ عامل
ہیں۔ لیکن فرض کرو کہ جیسا کہ مغرب یہ ایک عرصہ سے قانون اور قاعدہ ہو رہا ہے
کہ انسانی راحت کے لئے زندگی کے تمام حالات میں نکاح و اصرہ پسندیدہ طریق
ہے۔ مگر کیونکہ ایک عیسائی مشتری دعوے کے سکھتا ہے۔ کہ یہ قانون اس کے مذہب
میں ہے۔ تمام بائیبل شروع سے اخیر تک کثرت ازدواج کی ناشید کرتی ہے تین یخبر
انسانیت کا بہترین نہود تھے۔ اور وہ اس واسطے مبعوث کئے گئے تھے۔ کہ
پسند ہمجنسوں کو خدا تعالیٰ راستہ کی طرف رہبری کریں۔ اور باوجود اس کے کثرت
ازدواج پر عامل ہوئے۔ یہ وہ نے جو وہ بھی عیاشیوں کا ایک خلا ہے بعض
پیغمبروں کو سفارش کی کہ وہ اپنی بیویوں کی تعداد میں بعض اور روحی کی ایزادی
کریں۔ خود بانی عیاشیت گل اپنی مثال اور کلام میں تو اس مضمون کے متعلق بالٹل
خالوش ہیں۔ اور اور کثرت ازدواج کے برخلاف بچھہ کہنا تو ایک طرف ہا فوج
اس کا مذہب بھی صدیوں تک خود آباء کلیسیا کی سمجھ میں بھی نہیں۔ یا یہ تصویں
صدی سمجھی کے اخیر تک بھی بیشوں تک جیسے مقدس انسان ایک سے زیادہ بیویوں
کی صحبت کا حظ اٹھاتے رہے شہنشاہ جنتیں نے قانون کے ذریعہ ایک نکاح
کا رواج دیا۔ اور اس شہنشاہ کے دیگر قانونی اصولوں کی طرح یورپ کی
دوسری طائفتوں نے اس کو اختیار کیا۔ اور نکاح و اصرہ کا طریق
ہی عام قاعدہ بن گیا ہے۔

بیساً یافت اور تہذیب ایک دوسرے سے بنیا اصولوں میں اختلاف رکھتے ہیں

تمامیان گر جا مرغودہ تہذیب کو بیساً یافت کی طرف مشکوب کرنے میں محض تہذیب کے باہمی اصولوں سے اپنی نادو اقفیت کا انعام اکرتے ہیں۔ ایک مبصرانہ لٹگاہ کو معزز نہیں تہذیب اور مذہب کے بنیادی اصولوں میں بھی ایک دوسرے سے مختلف معلوم ہوتے ہیں۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ فیصلہ ذاتی اور تعین طبعی کی صفات جو بوقت عطا ہرنے آدمی کے نام ولی قواء کو پورے طور پر کام میں لٹگا دینے اور اُس کو اقليم اور اُس کے اعلاء سے اعلاء بلندی میں پواز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ پورپ کو ایک یاد و صدی سے ہی ملے ہیں۔ کیا گر سچے نئے صدیوں تک مذہبی حالات میں ذاتی رائے کو نظر انداز کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ اور کیا ذاتی تسلیں کا اب تک لٹگاہ نہیں کیا جا رہا ہے۔ آخر تہذیب ہے کیا چیز؟ اُن قوائے کا انعام اور رتقا جو انسان میں اور اُس عالم میں ہے جو اس کے ارادگرد ہے مخفی نہیں جبکہ انسان پورے طور پر نشوونما پاچکا ہوتا ہو تو وہ تہذیب یا فتحہ شمار ہوتا ہے مجھ اُس کے قوائے کیونکو اعلیٰ سے اعلیٰ نقطہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ جب کہ فیصلہ ذاتی اُس کے لئے مدد دو ہے۔ اُن تمام اصولوں کی اجزا کو جن کی تبلیغ بطور عیاشیت کے اس وقت گر جا کر رہا ہے علیحدہ علیحدہ کرو۔ اور تم کو اُن میں کوئی چیز ایسی نہیں ملیگی جو انسانی فطرت کی امداد کرنی ہو۔ یہ اصول انسان کو کیا ظاہر کرتے ہیں؟ پیچر کا انتہا یہ ہے، ای رذی فرڑہ جو کسی نجیی کے قابل نہیں ہے۔ اور ہر ایک قسم کی اصلاح کے ناقابل ہے۔ اگر ایک مذہبی تعلیم کا نتیجہ یہی ہے تو بھری سمجھنا مشکل ہے۔ کہ اس مذہب کا کوئی تسلیم انسانی ترقی سے بھی ہے۔ ہم دوسرے نمبر پر اس مضمون کو جاری رکھنے کے اور اس میں

اسی موجود پر اسلامی تعلیم پڑھت کر سینکھے ہے۔

اسلام اور مغرب

بہت سے روشن عرب اہل یورپ جو اس نتیجہ پر ہنسنے ہیں۔ کہ عیسائیت ان شرائط کے پورا کرنے سے فاصلہ ہے۔ جو ایک سچے مذہب کے متعلق ان کے دلوں میں مرگوں ہیں۔ ایک جدید سلسلہ قائم کرنے کی غلطی میں پڑھتے ہیں لیکن جدیدہ ان کے ذہنی نقطہ خیال سے اتنی ای دوار ہے جتنی کہ وہ مذہب ہے جس پر سے کہ ان کا اعتقاد اُٹھ گیا ہے۔ یہ لوگ عیسائیت کے علاوہ کسی اور مذہب کے متعلق سچتے ہی نہیں ہیں۔ اور اس متحملہ میں باوصفت ان کے ادعاء یعنی قصباتی کے دلہتہ اور طرفداری کے گزارنے جزیرہ کے افہارست نہیں ہے ہیں۔ اگرچہ ہزاروں یہی مذہب کی تلاش میں ہیں لیکن وہ سکونتاریکی میں ٹھوٹ رہے ہیں یہ تمام ایسے لوگوں سے جو شہادت اور شکوہ کے دریاؤں میں سے گذر رہے ہیں (جیسا کہ میں خود ایک وقت تھا) اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ پانچ دلوں کو فارغ کریں۔ اور ہر ایک گوشے سے صد آنکھی تلاش کریں۔ اکثر لوگ اس باشکے عادی ہونگے ہیں۔ کہ وہ عیسائیت کو ہی صرف مذہب اور دیگر مذاہب کو حض سوانگ اور نقل یا الیسی جیزرو اس قابل نہیں ہے۔ کہ اس پر غور کی جاوے۔ یورپ اور تمام مغرب میں ایک پاک۔ دل پر افرکرنے والا اور علی مذہب کے لئے ایک پکار ہے۔ عیسائیت کو یورپ کو اپنے میں لینے اور ایک کامل تہذیب تام کرنے کے لئے تقریباً دو ہزار سال ملے۔ لیکن وہ خود ہی غیر کامل ہونے کی وجہ سے اس مقصد میں خطرناک طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ آج عیسائی پانچ مذہبی اسی طرح لپٹ رہے ہیں جس قبیل ایک ملاج یا سی کی حالت میں ایک طور پر ہوئی کشمی سے عیسائیت کے مختلف فرقے باہم مصروف پیکار ہیں اور عیسائی

حکماں کا ساتھی و محسن ایک خوبی میں امر ہے۔ ہم تمام ایسے آدمیوں کو جو سچا اخلاص و رنجات کی خواہش رکھتے ہیں۔ اسلام کی صداقت کا مطالو کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں اگر کوئی کہے کہ اسلام اور اس کا مقدس بانی ایشیائی ہے۔ اور اس وجہ سے ہ اہل یورپ کے لئے اجنبی ہے۔ تو ایسے آدمیوں کا جواب یہ ہے۔ کہ کیا عیسائیت بھی ایشیا سے شروع نہیں ہی ممکن ہے؟ پھر کہیوں یہ کہتے ہو کہ اسلام تو اجنبی ہے اور عیسائیت نہیں ہے۔

ہم یورپ اور فخر کے بڑے بڑا عظیم سے ایڈل کرتے ہیں۔ کہ جب تک کافی طور پر ہمارا تحریر نہ کریں ہماری نسبت کوئی رائے قائم نہ کریں۔ ہم بتاتے ہیں۔ کہ کیوں انحرافی اور دوسرے لوگ مسلمان ہوتے ہیں۔ ہم لوگ فخر کرتے ہیں۔ کہ ہم عملی ہیں۔ ہم ایک ایسا نزہب جانتے ہیں۔ جو سادہ معقول اور ضروری طور پر عملی ہو۔ جو تمام لوگوں کے حالات۔ روایات اور اوقات کے لئے موزوں ہو۔ ایک سچا اور خدا تعالیٰ نزہب جو بلا کسی درمیانی واسطے کے خالق اور بنہ کو ایک دوسرے کے ساتھ بجاویوں کی طرح ہو جاویں۔ اب دیکھنا ہے کہ کیا اسلام ان ضروریات کو پورا کرتا ہے یا نہیں۔ اسلام کا تکلمہ ہے۔ سولے خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کا رسول ہے۔ یہ دوسادہ صدقہ تھیں یہ۔ جن کو ہر ایک ایسا آدمی جو خدا کے واصر پر یقین رکھتا ہے قبول کر سکتا ہے۔ ہمارے ہاں کوئی ایسا اعتقاد نہیں ہے جس پرانہ صفا و حند ایمان لالتے کے واسطے ہم درخواست کریں۔ اور نہ عیسائیوں کی تثییت کی طرح کوئی مقابل حل معمدہ ہے۔ ہم تم سے ایڈل کرتے ہیں۔ کہ تم یہ باتیں خود معلوم کرو۔ اور اگر تم ہم ساتھ مذاق نہیں کرتے تو ہم عیسائیوں کی طرح تم کو لعنتی قرار نہیں دیتے کیونکہ اسلام نے کامل آزادی خیال دی ہے۔ جو تم تھیتاً اعتراف کر دے گے۔ کہ نہایت ہی اعلیٰ درج کی معقول بات ہے۔ ہم اپنے اعتقادات کے لئے خود ولائل پریدا کرتے ہیں۔ اور ہم گم سے نہیں چاہتے۔ کہ تم ان کو بلا سوچے سمجھانے لو

اور الگ تم اس کو قبول نہیں کر سکتے تو ہم تم پر دامنی جنم کی لعنت اور نہیں کرتے۔ بھر اسلام یورپ کی تہذیب کے لئے بالکل موزوں ہے۔ اسلام آدمی کو شرافت سکھاتا ہے اسکو ایک بہتر شہری بنانا ہے۔ اور چونکہ وہ قائم شدہ حکومت کی عزت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس واسطے اسلام بناوت سے نا آشنا ہے۔ وہ سب کی تعظیم کی تعلیم ہے۔ اور بھری محبت کو ایک خاص درجہ دیتا ہے۔ اور یہ درجہ بارے رسولؐ کی تعلیم کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ وہ ایک کام کرنیوالا آدمی تھا۔ اور اپنی خانگی ضروریات بھی خود سرانجام دیتا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی جوتنی بھی خود کا انداز کرتا تھا۔ اسلام ان مالک کی خرابیوں کو کم کرتا ہے۔ جہاں عیسائیت کا وجود محض بے مسود ثابت ہو رہا ہے۔ اسلام نے شراب اور جواؤ کو دور کر دیا ہے۔ کیا عیسائیت بھی کوئی اس قسم کی کامیابی پیش کر سکتی ہے؟

بھر اسلام میں آدمی کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے افعال باطل ہیں جو میران مکمال میں اس کو اونچا پینچا کرتے ہیں۔ میرے کام کرنے کا باز تمام مکمال اُسی کی گردان پر ہے۔ اور اس طرح وہ گویا اکیستی کے رو بروے کھڑا ہے۔ عیسائیت یہ یار بوجانہ اصولِ کفارہ کے میسح ایکیلے کے لئے حصوں پر ڈالتی ہے۔ یہ عقیدہ ایکیلے مسلمان کی نظر میں مخرب اخلاق ہے۔ تمام وہ جو اسلام میں خل ہیں بھائی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ اور یہ اصول تمام اُن لوگوں کو جو اسلام قبول کرتے ہیں متحکم کر دیتا ہے۔ اس کے برخلاف عیسائیت جو کہ خود بھی پر اگندگی کی طلت میں منتشر ہے۔ تفریق قومی کو اور بھی مکمل کرتی ہے۔ ایک آدمی کو عیسائی ہونے سے پہلے کیتھوں لک یا پر اٹھنٹ ہونا پڑتا ہے۔ اسلام میں کوئی لفتر انگیز اختلاف بوج رنگ یا جماعت کے نہیں ہے۔ تمام آدمی سیاہ۔ زرد۔ سرخ۔ سفید۔ بادشاہ اور دہقان بھائیوں کی طبق جمع ہوتے ہیں۔ اسلام کی اعلیٰ تعلیم تمام رسموں (ابدھ۔ کوش۔ زریشت۔ موسیٰ۔ یسوع۔ محمدؐ) کی صداقت کو تسلیم کرتی ہے۔ یہ سب خدا کے فرستادہ ہیں۔ اول

اس طرح سے ایک شخص باوجو مسلمان ہونے کے پسندے ذاتی پیغمبر پر عجیب میان کہ سختا، اس کے بخلاف عیسائیت سوائے اُن رشادوں کے جن کا ذکر باعثیل میں ہوا کسی اُذر کو تسلیم کرنے کی اجازت نہیں یعنی ہے۔ اور اس طرح سے الہام کے دائرہ کو یہست تنگ کر دیتی ہے۔ اس بارہ میں اسلام کی وسعت نظر یقیناً زیادہ متعقول ہے۔ اور خدا کے حجم و کرم کی شان کے زیادہ مطابق ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہاں یوپ اسلام کو فتبول نہیں کر سکتے کیونکہ وہ خدائی عبادت میں وہ پادریت۔ رحمت اور موسیقی کے عادی ہو سکتے ہیں۔ کیا پادریت کا فقدان اسلام کی اعلاء درج کی خوبیوں میں سے نہیں ہے؟ اسلام میں ہر ایک آدمی خود اپنا پادری بن جاتا ہے۔ پاوریا نہ جماعت بالکل غیر ضروری ہے۔ زم ایک اچھی بحیرہ ہے۔ مگر جو شخص کہ پسند ول سے پسند خالق کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اس کے بغیر گزارہ کر سکتا ہے موسیقی اگر ہوں میں باجون پر گائی جاتی ہے جذبات پر اثر ڈالتی ہے۔ اور ایک عارضی اور قوتی غرہ بھی حساس پیدا کرتی ہے لیکن اس سے وہ ہمکلامی میکسر نہیں آتی جوستقبل ہوتی ہے۔ کیا انسانی آزاد دنیا میں سبے اعلاء درجے کی موسیقی نہیں ہے، اگر کوئی شخص گیت کانا چاہتا ہے تو وہ گاوے۔ فرقہ یونی ٹیرین کے بعض اعلاء درج کے گیت جن کو ہر ایک مسلمان نل اور روح کے ساتھ گا سختا ہے۔ ہم خود یونی ٹیرین فرقہ سے ہی اپیل کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا یونی ٹیرین (مُوَحَّد) تھا تو پھر تم کیوں ہمارے ساتھ اتفاق نہیں کرتے اور اُس رسول عربی کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے۔ آؤ ہم ایک دوسرے سے ملیں اور بارداری اور اتفاق کا وہ نمونہ دکھلانا میں جو لوگوں کو حیرت میں ڈالے جھوٹے اصول صداقت کے مقابلے میں ٹھیر سکتے۔ اور اس طرح سے ہم کو تشویک کا کوئی ڈر نہیں ہے۔ ڈروند اور خوش ہواؤ اور بھاری مدد کرو۔ اپنی حاضری سے ہماری طاقت کو بڑھاؤ۔ اسلام میں انبیت نہیں ہے۔ خواہ تم کسی ملک سے آؤ تم ہاڑ برا بر کے ہزا اور ہمارے بھائی + (غائب شیلدریک)

اسلامی نماز

گذشتہ غربی کا فرانس مخدودہ پیریں کے ایک پریزی طینٹ کی درخواست پر اسلامک رویو نمبر یا بہت ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ میں ہم نے سورہ فاتحہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر دی تھی۔ وہی صاحب جان عدد دے چند ستاروں میں سے ہیں جو کج چرچ آن الکلیسٹ کے افت پر چک رہے ہیں۔ ہم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہم اسلامی نماز کی مقصّل کیفیت بعد اُن تمام دعائیں وغیرہ کے جو کہ مسلمان نماز میں مختلف حالتوں میں پڑھتے ہیں ہیں۔ اُن کی خواہیں کی تعمیل ہم کسی اور جگہ کرتے ہیں۔ اور اس سے ہمارے اُن نو مسلم بھائیوں کو جہنوں نے مغرب میں اسلام قبول کیا ہے جبکہ فائیں پہنچیں گا۔ اس سے اُن کو روزانہ نماز کی ادائیگی میں امداد پہنچیں گی لیکن ہم اس موقر پر فاتحہ کی اس اہمیت پر زور دینا چاہتے ہیں۔ جو اُس کو پہنچیں گی جاوے پر علیحدہ ضروری حصہ ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلیم کی ایک حدیث کے مطابق کوئی نماز بیش فاتحہ کے مکمل نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ جس ب فعل ہے:-

”تمام تعریف خدا کے لئے ہے جو کہ عالمین کا رب ہے۔ بہت رحم کرنے والا بہت مہربان۔ جزا کدن کا مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تھجھ سے ہی مرد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ و کھانا۔ اُن لوگوں کی راہ جن پر ٹوٹے تمام کیلئے اُن لوگوں کی راہ دھن پر غرضب ہماؤں نے گراہوں کی راہ نہ آئیں“

ان سات کیتوں میں وہ دعاء شامل ہے۔ جو ہر ایک مسلمان کی رہبری کے لئے مقرر ہوتی ہے۔

فاتحہ عیسائیوں کی دعا در تبانی سے زیادہ ضروری ہے
 ہم یہ کہنا ہی مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان کے لئے فائدہ اُس سے زیادہ
 اہمیت رکھتی ہے جتنی کہ ایک عیسائی کے لئے دعا در تبانی۔ عیسائیوں کی دعا خدا کی بادشاہت
 کو بلانے کے لئے صحابی گھنی تھی۔ اور ایک مسلمان کی دعا اُسی با وشاہت میں (جو
 یقیناً آجھی ہے) اپنی مناسب بجگہ حصول کیلئے ہے۔ یعنی کوئی شک نہیں ہے۔ کہ اُسی
 پیشہ مخفی ہے۔ کہ وہ با وشاہت جس کی آمد کے متعلق مسیح نے اپنے حواریوں سے کہا
 حضرت محمد رسول اللہ نے وجود میں درحقیقت آگئی ہے۔ بعض کوتاہ بیں نکتہ چیزوں
 نے اعتراض کیا ہے۔ کہ دعا ایک گردہ را گھنگھار کے لئے ہے جو اندر ہیرے میں
 رستہ ٹھوٹ رہا ہو۔ یقیناً یہ راستے ضد اور سچ نہیں سے اُن اعلاء درجہ کے لفاظ سے
 قائم کی گئی ہے۔ جو کہ ایک صادق بُوح کی اسن قدر تی خواہش کا انظہار کرتی ایس۔ کہ
 اُس کو سچے رستہ یہ قیام اور ٹھوکر سے حفاظت ہو۔
 ہم دعا کا اس بحورہ میں شامل ہے۔ وہ دنیا کے تمام مذاہب کی دعاؤں سے اعلاء وارفع
 ہے قرآن کریم کے بڑے سے بڑے نکتہ چینیں بھی اس دعا کی تحریف میں طلب اللسان
 ہو رہے ہیں۔ اور اس کی سپرطی کی مع سرا ای پرمجھور ہوئے ہیں۔ اس تمام سورۃ
 میں سات آیات ہیں۔ پہلی تین یہ تو خدا کی صفات رو بوبیت۔ رحمیت۔ رحمانیت
 اور مالکیت جزا کو بیان کرتی ہیں۔ اور تین اخیری۔ سیدھی راہ پر بغیر کسی لغرض کے
 چلنے کی حقیقی خواہش کو جووح کو ہے اپنے مالک کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ اور
 درمیانی آیت انسان کے بھلی انحصار کو جو اُسے اللہ کی ذات پر پہنچنے ظاہر کرتی ہے۔
 صفاتہ جو وحی جھوٹی ہیں وہ ہمیں جواہر تعالیٰ کی سہبگیر بربانی اور حفاظت اور غمغتی
 محبت کو جو ہے کو آپنی مخلوقات کے ساتھ بہنے ظاہر کرتی ہیں۔ اور مقصود جس رہ حصول
 کے دستیروں سے خواہش ظاہر کرائی گئی ہے نہایت بھی اتفاق اعلاء ہے جو انسان حاصل
 کر سکتا ہے یعنی نیکی کا راستہ فضل کا راستہ اور ایسا راستہ جس میں کوئی ٹھوکر نہیں
 ہے۔ اگر ایک طرف وہ تنگ خبالات جو خدا کو ایک خاص قوم کا مالک سمجھتے کے

عقیدہ میں چھریں۔ اس کے نام بھی نوع انسان بلکہ تمام مخلوقات کے لئے جو اونٹے زمین پر ہیں مسادی رکوبیت اور محبت کے ذکر کے سامنے بہ جاتے ہیں۔ اور اس سے بھی تنگ خیال پر اونٹہ محبت اور حفاظت کا جو کہ لفظ "بَأْبَ" میں بھی ہے تمام موجودات کے اُن خالق اکبر کی عالمگیر محبت اور مریانی کے سامنے جو کہ تمام مخلوقات کی پیدائش تربیت اور تکمیل کے فرائع کو اُن کے وجود میں آنے سے پہلے ہی مبتدا کرنا اور انتظام میں لانا ہے اُبڑا جاتا ہے۔ تو دوسری طرف غیر معمدو دروغ جانی ترقی کے لئے روح کی وہ اعلیٰ درجہ کی خواہش ہے بُغْرِ رُوزَانِ رُولَیٰ مائِسِخَنَہ والے حسِمَ کے فکر اور گُنُاہوں اور غلطیوں کی بخشش کی اضطراب سے نہیں رُک سکتی۔ کیونکہ روح ایک ایسی جگہ کی طرف پرواز کرنا چاہتی ہے جہاں گناہوں اور غلطیوں کا نام ہی نہیں ہے۔ پُغْمَارِ رُوح میں اُن بلندی پر چڑھنے کی خواہش پیدا کرتی ہے جس پر کہ وہ پاک لوگ چڑھنے جن پر کہ خدا کا فضل ہوا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیک یہ دعا آنکھ کے سامنے وہ مقام مقصود (خدا کے فضل کا) رکھتی ہے۔ جہاں کوئی غم نہیں اور جہاں غلطی کی رسائی بھی نہیں ہے۔ باوجود اس کے حُسن بیان کے دُعا در تباہی بھی فاتحہ کی ہے گیری اور جلال کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور مقام مُتقّن کتابوں کی درق گردانی کرلو۔ اور ہمیں اُن میں کوئی بیزران فیض اور اعلاء خیالات کے لگ بھگ بھی نہیں ملیجی جو قرآن شریعت کی اس سورت میں ہیں ہیں ۴

صلوٰۃ یا اسلامی نماز

ہر ایک مسلمان مرد و عورت کے لئے پانچ دفعہ نماز کا پڑھنا لازمی ہے۔ اوقات حسب ذیل ہیں :-

۱۔ علیٰ الصبح۔ ۲۔ دوپر سے ذرا پیچھے۔ ۳۔ بعد دوپر۔ ۴۔ غزویٰ فتح سے خوراً مابعد۔ ۵۔ رات کا پہلا حصہ سو نے سے پہلے۔ نماز کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ تو علیحدہ پڑھا جاتا ہے (اور خلوت میں پڑھنے کو ترجیح ہے) اور دوسرے حصہ

جماعت کے ساتھ (مسجد میں پڑھنے کو ترجیح ہے) لیکن جماں کی کوئی جماعت نہ ہو وہاں وہن حستے ایکلے پڑھنے جاسکتے ہیں۔ ہر ایک حصہ میں رکعتیں ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل ہم شیخ درج ہیں :-

صحیح کی نماز یا نماز فخر میں دور رکعت ایکلے پڑھی جاتی ہیں۔ اور پھر دوسرت جماعت کے ساتھ۔ دوپر یا اٹھر کی نماز میں چار رکعت علیحدہ پھر چار رکعت جماعت کے ساتھ اور پھر دو ایکلے پڑھی جاتی ہیں۔ بعد دوپر یا عصر کی نماز کی چار رکعت ہی ہوتی ہیں جو جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ غروب آفتاب یا مغرب کی نماز میں تین رکعت جماعت کے ساتھ۔ اور پھر دو علیحدہ۔ رات کی نماز یا نماز عشاء میں چار رکعت جماعت کے ساتھ۔ اور پھر دو علیحدہ اور پھر تین او علیحدہ پڑھی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک نماز تجدیبی ہے جو صاف شب کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ مگر یہ فرض نہیں ہے۔ اس میں آٹھ رکعت ہوتی ہیں۔ بود و دو رکعے کے پڑھی جاتی ہیں ۷

رکعت کی تفصیل

ایک رکعت حسب ذیل طریق سے پوری کی جاتی ہے :-
ا۔ قبلہ روکھڑے ہو کر دو ہن ہاتھ کا فون تک اٹھا کے جاتے ہیں اور الفاظ اللہ اکبر (اللہ سبی پڑا ہے) لئے جاتے ہیں۔ اور اس توکیر تحریک کرنے ہیں ۸

۲۔ تب قیام آتا ہے چھاتی پر دست راست دست چیکے اور رکھا جاتا ہے اور حالتِ قیام میں ہی بہت سی دعاؤں میں سے ایک دعا پڑھی جاتی ہے حسین بیل دعا تمام طور پر مرقج ہے :-

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَسَلَامٌ لَكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُوكَ وَكَلَّا لَهُ شَيْئًا إِعْوَادٌ يَا اللَّهُ مِنَ السَّيِّطَانِ إِلَّا جَهَنَّمُ ۙ

ترجمہ۔ اے اللہ تو پاک۔ ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ اور تیرا نام بزرگ ہے اور تیر اجلال بلند ہے۔ تیر سے سو اکوئی معموں نہیں ہے۔ میں خدا کے شیطان مروود کے پناہ چاہتا ہوں ۷

اس کے بعد اسی طالت میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اور وہ حسب فیل ہے ۸

سُبْرِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَحْمَةً اللَّهِ تَرَكَتِ الْعَالَمِينَ هـ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَحْمَةً اللَّهِ تَرَكَتِ الْعَالَمِينَ هـ

لَعْبُنَ وَإِيَالَقَ لَسْتَ عَيْنَنِ هـ إِهْدِنَ الْقَوَافِلَ الْمُسْتَقِيمَهُ صَرَاطَ

الَّذِينَ أَعْمَتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ هـ وَهُنَّ الظَّالِمُونَ هـ

تَزْجِمُهُسـ اللہ مریان اور رحم کرنیوالے کے نام سے تہام تعریف خدا کیلئے ہے۔ جو نہ انوں کا رتب ہے۔ رحم کرنیوالا میر بان۔ یوم جزا کا مالک ہے (ایک دن) ام تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور مجھ سے ہی مرد چاہتے ہیں۔ وکھاں تم کو سیدھی راہ ان لوگوں را راہ ہیں پر تو نے انعام کئے۔ نہ ان لوگوں کی جن پر بخوبی ہوا اور نکلا ہو رہی ۹

اس کے زات میں برائین کہا جاتا ہے یعنی ایسا ہی ہو۔ اور قبائل شریعت کا کوئی حصہ جو کہ سازی کو حفظ ہو پڑھا جاتا ہے۔ عام طور پر اخیر کی ہجھوٹی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھی جاتی ہے۔ اور جو لوگ قرآن سے واقع نہیں ہیں۔ ان کے لئے سورت مخلص مناسب سمجھی جائی ہے۔ پس وہ حسب فیل ہے

فَلَهُوَ اللَّهُ أَحَدٌ هـ أَلَا إِلَهَ إِلَّا الصَّمَدُ هـ لَمْ يَكُنْ لِّلَّهِ كُفُورٌ هـ وَ لَمْ يُوْلَدْ هـ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُورًا أَحَدٌ هـ

ترجمہ۔ کہ۔ وہ اللہ اکابر ہے۔ اللہ وہ ہے جس سے کوئی چیز بغایت نہیں ہے۔ وہ جتنا ہے نہ جانا گیا۔ اور اس کی نظر کوئی نہیں ہے ۱۰

۱۰۔ رب اللہ اکبر کہ کرمہ امازی اپنا سر پنجھ کرتا ہے جیسا تک ستحصیلیں لکھنے والے تک پہنچ جاتی ہیں۔ ابرا، طالت میں جس کو درکوع کہتے ہیں۔ الفاظین کے

اللّٰہ شان اور جلال ظاہر ہوتا ہے کہے جاتے ہیں ۷۔ الفاظ یہ ہیں جو حکم از کم تین دفعہ پڑھے جاتے ہیں ۔

سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ

پاک ہے میرارت عطنهیم مڑا

۸۔ اس کے بعد نمازی حسب ویل الفاظ کہ کھڑا ہو جاتا ہے ۔

سَمْعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

تزمُّر ہے ۔ اللہ اس کو مستقبل کرتا ہے جو اس کی تعریف کرتا ہے لیکن اس تیری بھی تعریف ہے ۔

۹۔ تب نمازی زمین پر گرد پڑتا ہے ۔ اس طرح پر کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دلوں کھینچتے دلوں ہاتھ اور پیشائی زمین سے چھوٹی ہے ۔ اور حسب ویل الفاظ جو خدا کی بذرگی کا اظہار کرتے ہیں کم از کم تین دفعہ کہے جاتے ہیں ۔ اور اس عالمت کو سجدہ کہتے ہیں ۔

سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَمِ

پاک ہے خُدا ہے بلند

بعض وقت حسب ویل الفاظ بھی ان پر ایزاد کئے جا سکتے ہیں ۔

سُبْحَانَكَ الْمُهْمَّ رَبَّنَا وَرَبِّ الْخَمْرِ ۖ - الْمُهْمَّ أَغْفَرْ لِي ۖ

تزمُّر ہے ۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تیری تعریف ہے ۔ اے اللہ سبھیں پی خناقلت میں لے ۔

۱۰۔ نبسازی مودہ بانہ عالمت میں بیٹھ جاتا ہے ۔ اور اس کو جلوس کہتے ہیں ۔

۱۱۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ ہوتا ہے ۔ اور اس میں بھی الفاظ کہے جاتے ہیں

جو پہلے بیان ہو چکے ۔

۱۲۔ اس پر پہلی رکعت ختم ہو جاتی ہے نبسازی دوسرا رکعت کے دستے حالت قیام اختیار کرتا ہے ۔ اور دوسرا رکعت بھی اسی طرح سے لاواہیتی ہے ۔

اُن طرح کر دیلے مگر بجا بے کھڑا ہو جانے کے اُس کے خاتمہ کے پہنچاںی ٹھوڑے بارہ طرت
میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کو قدرہ کہتے ہیں ۔ اور خدا کے جلال کے اظہار کے ساتھ
رسول اللہ مونین اور اپنے للہ تعالیٰ کی ایزادی کرتا ہے۔ اس کو تحریک کہتے ہیں
اور وہ حسب ذیل ہے:-

**الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيْبَاتُ - اَسْلَامُ عَلٰیكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَّكَاتُهُ - اَسْكُمْ عَلٰینَا وَعَلٰی اَبِيَّدِ اللّٰهِ الْمُصْلِیْنَ
اَشْهَدُ اَنَّ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
قَرْمَمْحَمَّدَ - هُرَا يَكْ قَمْ کی عبادتیں هُرَا يَکْ قَمْ کی برکتیں هُرَا يَکْ قَمْ کی خوبیاں اللہ
کیلئے ہیں ۔ اے رسول تجھ پر خدا کی رحمت اور برکت ہو۔ اوزیزِ ہم پر اور خدا کے
تمام نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ خدا کے سوائے کوئی معبوود نہیں ہے
اوی محمد اُس کا بندہ اور رسول ہے +**

۹۔ اگر نمازی نے دوسرے زیادہ رکعت ادا کرنی ہوتی ہیں۔ تو وہ کھڑا سوچتا
ہے لیکن اگر اُس نے درکوت نماز ہی ادا کرنی ہوتی ہے۔ تو وہ حسب ذیل دعا
پڑھتا ہے:-

**الْفَضْلُ مَلِیْلٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَلْمُحَمَّدِ كَمَا صَلَیْتَ عَلٰی
ابْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اَلْابْرَاهِیْمَ اَنَّكَ حَمِیْدٌ مَحْمِیْدٌ لِلّٰهِ الْعَظِیْمِ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَلْمُحَمَّدِ كَمَا يَأْرُكَتْ عَلٰی اَبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰی اَلْابْرَاهِیْمَ اَنَّكَ حَمِیْدٌ مَحْمِیْدٌ**
قمرہ محمد۔ اے اللہ محمد کو جلال میے اور محمد کی آل کو جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم
کی آل کو جلال دیا۔ کیونکہ تحقیق تو تعریف کیا گیا اور مزراگ ہے۔ اے اللہ
تو برکت میے محمد کو اور محمد کی آل کو بیس کراؤ۔ نے برکت دی ابراہیم کو اور ابراہیم
کی آل کو تحقیق تو تعریف کیا گیا اور مزراگ ہے ۔
حسب ذیل دعا بھی اس پر ایزاد و سمجھو۔ ہے ۔

رَبِّنِيْ جَعْلَنِيْ مُهْتَيْرَ الصَّلَاةَ وَمِنْ دُّسْرَىٰ يَتَّبِعُ رَبِّنِيْ وَتَقَبَّلْ
دُّعَاءَ مَرَسِبَنِيْ أَهْفَرَهِيْ وَرَوَالَدَقِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ لِيْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ +
مُرَجِّحَهُمْ . اے خدا جمک کو نہ لازماً کا قائم کر پیوالا بنا اور نیری اولاد کو . لے
ہمارے رب دُعا فتوہوں کر . اے خدا جن ن حساب ہو گا . اُس ن مجھ کو اور میریکے
والدین کو اپنی پناہ میں لے لیجیو +

۱۰۔ اس پرنس از ختم ہوتی ہے۔ خاتمه سلام پر ہوتا ہے۔ وہی سلام . جو
مسلمانوں کے ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سے لے مقرر ہے نمازی اپنا
سر پہلے واپس جانب کو اور پھر واپس جانب کو پھیرتا ہے اور ہر ایک فوکتنا ہے
أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
سلام ہر چشم پر اور خدا کی رحمت

۱۱۔ اگر دور کوت نمازی ادا کرنی ہوتی ہے۔ تو نماز اس موقد پر ختم ہو جاتی
ہے لیکن اگر تین یا چار کوت ادا کرنی ہیں۔ تو تعداد (دیکھو صحن ۸) کے بعد
تجھیسیہ پڑھ کر نمازی پھر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور باقیہ نہ آیک دور کوت اسی طرح
ست قدم کرتا ہے (صحن ۱۷) اخیر می خل ہی خل نہ حالت میں بیٹھ کر دعا پڑھنا
ہی ہوتا ہے جیسی تجھیسیہ پڑھا جاتا ہے۔ اور رسول اللہ پر درود بھیجا جاتا ہے
اور انیری دُعا (دیکھو ۹) کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے +

اس کے علاوہ نمازی کو اختیار ہے۔ کہ ہر ایک طالت میں اپنے دل کی
غواہش کے مطابق دُعا کرے۔ کیونکہ اسلامی نماز شروع سے اخیر تک دعا ہی دعا
ہے۔ سیے یاد رکھنا پاہائے۔ کہ پہلے کھڑے ہوتے وقت اور ایک طالت سے دری
طالت میں جانے کے وقت نمازی اللہ اکبر کرتا ہے جس کے منظے یہ ہیں۔ کہ
اللہ سبکے بڑا ہے۔ اس اسطھ لازمی ہے۔ کہ ہر ایک حالت اور مقام میں کھڑے ہوئے
ہوئے نیٹھے پوئے سجدہ میں پڑے ہوئے۔ اس سب سے بڑے وجود کا پورا
تابعہ راویطیع ہو صرف رکوع سے کھڑا ہوتے وقت بجائے اللہ اکبر کے سمع اللہ

لمن حمده کہا جاتا ہے ۔

۱۲۔ دُعائے قنوت عام طور پر عشاء کی تین رکعتوں کی آخری رکعت میں رکوع سے کھڑا ہونے کے بعد اور کھڑا ہونے کی حالت میں پڑھی جاتی ہے۔ رب سے زیادہ مشورہ دعا و قنوت حسب ذیل ہے :-

اللَّهُمَّ إِنَا نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ عَلَيْكَ
وَمُنْتَهَى عَلَيْكَ الْخَيْرُ وَشُكْرُكَ وَكَلَّا تَكُفرْكَ وَمَنْخَلُعَ وَنَزُوكُ
وَمَنْ يَخْرُقَ الْمُحَمَّدَ إِيمَانَكَ تَعْبُرُ وَلَكَ لَصْلَى وَسَبِّلَى
وَإِلَيْكَ سَنَعَ وَمَخْفُدَ وَنَجْوَرَ حَمَّتَكَ وَمَخْشَى غَذَ أَبَكَ
إِنَّ عَذَابَكَ يَا اللَّهُقَارَ مُلْحِقٌ ۝

ترجمہ - لے خدا ہم تیری مرد چاہتے ہیں۔ تیری پناہ چاہتے ہیں اور جو بھپڑا میسان لاتے ہیں۔ اور جو بھپڑا مھرو سہ کرتے ہیں۔ اور جو بھتر سے بھتر طریق سے تیری تحریک کرتے ہیں۔ اور تیر اشکر کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے ہم اُس کو عیحدہ کرتے ہیں۔ اور اُس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جو تیری ناقرانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادات کرتے ہیں۔ اور تیرے ہی آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور ہم تیری ہی اسیددار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ترسان تیرا عذاب لُقْفار کو پکر لینے والا ہے ۔

اسلامی دُعائوں اور دُنیا کی دیگر دُعائوں کا مقابلہ

یہ ہیں وہ دُعائیں کلمات جن کا ہم دن میں پانچ دفعہ پیسے مالک کے روپیہ ذکرار کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے خوش نامہ عیسائی مشنری ہمارا نام بیدین رکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان شیوه الفنا ذکار مقابلہ مختلف نہ اس کے لوگوں کی دُعائیں سے کرے۔ تو اُس کو معلوم ہو گا۔ کس طرح الٰہ جلال انے ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرفت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے تمام اسلامی نماز

خدا تعالیٰ جلالِ عَدَلِی بھروسہ اور کمال اور اپنے خالق پریندہ کے کامل بھروسہ کا انظہار ہے۔ چونکہ جسم ایکساری اور بجز کی ایک حالت اختیار کرتا ہے۔ زبان آگی جلال اور کمال کی ہر ایک طرز کا انظہار کرتی ہے۔ اور دل نہایت بھی گھرے اور پاکبزہ خذیلت سے بھر جاتا ہے۔ ڈوغا و قنوت کے الفاظ بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ خدا پر رکتنا بڑا بھروسہ ہے۔ اسکی اطاعت اور اُس کی نافرمانیوں سے علیحدگی کی خواہش کا کیسا اعلیٰ درجہ کا انظہار ہے۔ عَدَل کا کیسا سچا خوف اور اُس کے سعائے اُزوں سے کسی نیخونی اس ڈوغا ویں مضر ہے اکوئی انتہا درجہ کی خواہش خیال یا جذبہ نہیں ہے جس کا انظہار مذکورہ بالا الفاظ میں نہیں ہوا ہے۔ عرض ایک مسلمان کی زندگی کی علت و غایبت اُس کی ڈوغا ویں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کیا ان ڈوغا ویں کی نظر کسی اور جگہ مل سکتی ہے؟

اسلامی نہاد ایک روحانی نہاد ہے

ایک مسلمان کے لئے اس کی نہاد اس کی نہاد ہے۔ وجودہ ایک نہیں بلکہ فتح و فتح کھاتا ہے۔ اور جو لوگ نہادوں کی کثرت کا خیال کرتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے۔ کروہ ڈن میں اپنے ہمبوں کے لئے کتنی دفعہ غور آک کے حاجتمند ہیں۔ کیا روحانی ترقی جسمانی ترقی سے زیادہ ضروری نہیں ہے؟ اور کیا روح بن سے زیادہ قیمتی نہیں ہے؟ اگر جسم کیلئے برکیفاست۔ لیچ۔ آفسنون ٹی۔ سپر اولٹی کی ضرورت ہے۔ تو کہا نہیں اوقات پر روحانی غذا کی ضرورت نہیں ہے؟ ایک مسلمان اپنے کھانوں کے ساتھ ساتھ نہاد پڑھتا ہے۔ کیا عیسائیت کے بانی نے ذیل کے الفاظ میں اسی مطلب کا انظہار نہیں کیا ہے آدمی صرف روٹی سے زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ ہر ایک لفظ سے جردا کے مذہ سے نکلتا ہے۔ لفظ "رسیگا" میں بڑی بھاری تاکید پائی جاتی ہے۔ مگر کیا ان الفاظ کو صحیح کرنے کے لئے پورا کیا ہے۔ جملہ گارڈن کرتا ہے۔ انگلستان کے لوگ بمقابلہ کسی اور چیز کی خوراک کی زیادہ پروپری کرتے ہیں۔ اور گارڈن کا یقیناً تمام عیسائی دنیا پر صادق آتا ہے۔ یعنی یو ٹپر

اس قدر الام نہیں آیا۔ ختنا کہ چڑھا ہے پر جو مناسب ہدایت دینے میں کوتا ہی کرتا ہے
ہم کو شکم پوری کی بلا سے بچانے کے لئے میسون نے یونہری قاعدہ مقرر کیا۔ تجھے
سے بوجہ اس کی محصر سالت کے اس کو وقت اور موقد نہ ملا۔ کہ پہنے اس مقود اپنی
طور سے روشنی ڈال سکتا۔ اور علاوہ اس کے اُس کے حدا رویوں کی ادنیٰ درجہ کی
روحانی ترقی اس کو مضبوط نہ کر سکی۔ نیری اور بہت سی باتیں ہیں۔ کہ میں ہمیں
کہوں پر اب تم اس کی برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کی مرضی کے کامل اظہار کا
وقت ابھی نہیں آیا تھا۔ اس نے چلا جانا تھا۔ تاکہ اس کے بعد تسلی دہندہ
ہمیں ساری سچائی کی راہ بتائے کے واسطے آسکتا۔ اس واسطے مسیح ساری
سچائی کا اظہار نہ کر سکا۔ ایک "روح حق" کے ساتھ آئندہ کی خبریں دینے کے
واسطے آتا تھا۔ کیا اتنی دہندہ آیا۔ کہتے ہیں کہ وہ بیتکست کے دن آیا۔
یہ اس کی پہلی آمد تھی۔ وہ (حواری) سب روح ح القدرس سے بھر گئے۔ اونچیز بانیں
جیسے روح نے انہیں پولٹے کی قدرت بخشی بولتے لگے۔ کہا جاتا ہے کہ بعد میں
اُسی روح نے مسیح کے کلیسیا کو بھر دیا۔ آج کل کے انجیلی واعظ غیر زبانیں لئے
ہیں۔ اگرچہ ہدی جدی آگ کی زبانیں دکھائی نہیں دیتیں۔ نہ اُس تو ایک
دل ہو کر اکٹھے ہونے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ طبی آمر ہی کی طرح آنیوالی
آواز کا انتظار کریں۔ اس قسم کی آئی آمد کے دن کوتا ہی میں اور تنگ خیال
مادیت سے پہلے گزر گئے ہیں۔ اور آج کل کے انجیلی واعظوں کو زمینی آقا
کے قدموں میں بیسیدیوں اور دہمیوں کے ساتھ بلا ایک دل ہوئے۔ دوسرا
زبانی کے عطیہ کے واسطے بیٹھنا پڑتا ہے۔ حال تو یہی ہے۔ لیکن کیا کلیسیا
نہ پہنے آقا کے الفاظ کو پورا کر دیا ہے۔ کیا ساری سچائی، کلیسیا کے ذریعہ
ظاہر ہو گئی ہے؟ کیا کلیسیا نے وہ سکھا دیا جو حواری برداشت نہ کر سکتے کہ مسیح سے
سچیں؟ اور کلیسیا کا کونسا فرقہ اس بات کا دعوے کر سکتا ہے۔ رومن یا
انگلیکین؟ ڈمنٹر یا کوشکر؟

حکم کی قلت ہمیں اس بات کی اجارت نہیں دیتی ہے کہ ہم اس مضمون پر زیادہ بحث کیں اور ہم کسی آئینہ پر چیزیں اس پر زیادہ توجہ دیں گے۔ اور انہیں دکھائیں گے۔ کوئی روشنی کلپسیا نے ان مختلف مذہبی مصنایں میں سے ڈالی ہے جن کی موجودگی زمانہ کو خود رہتے ہیں۔ لیکن موجودہ موقع پر ہم یہ دلکشنا چاہتے ہیں۔ کہ کلپسیا نے اس حکم کے متعلق کا آدمی صرف روٹی سے زندہ تھیں ہمیکا کیا تعلیم دی ہے۔ ہم برابر چھوڑ روز تک اس حکم کے الفاظ کی بنتا ہیں۔ اور صرف روٹی سے زندہ رہتے ہیں۔ اور جب وہ دن آتا ہے جیسیں خدا کا منشاء یہ ہے۔ کہ ہم آرام کریں۔ تو کہ جا کا گھر طیاں اُن اعطاں پر غور کرنے کے لئے ہم گوبلاتا ہے جو خدا کی تھوڑی نہ لکھے۔ مگر جا میں جا کر بھی ملی و دولت کا ہی لسطخ ہمارے دلوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ خدائی الفاظ جو پیٹ (میرا) سے آتے ہیں صفت انہیں کے کافی رہتے ہیں۔ جا طاط یا اگلی جگہی خرید سکتے ہیں۔ کیا امر زدہ جو چھوڑ روز تک صرف روٹی کے بل چیتارہ۔ اچھی غذا کا یہ موقع بھی کھو دیتا۔ یہ امام ہے اُس گرجے کا جو روح القدس سے بھرا ہوا ہے۔ وہ اپنے آقا کے الفاظ کی تعلیم سے گلی طور پر ان کام ثابت ہوا ہے۔ وہ یسوع کے الفاظ کو گورا کرنے کیلئے ساری سیچائی کی طرف ہماری رہبری کر سکتا تھا۔ اگر وہ روحانی غذا کا انتظام رسمانی غذا کے ساتھ کر دیتا۔ سچ یہ ہے کہ روح القدس "محمد قلبی" وہندہ پر اُڑا جس نے کریمؐ کی تعلیم کو عملی جامہ پیتا یا۔ پانچ دفعہ ہی ہم کو اپنی روٹی کا خیال آیا ہے۔ اور پانچ دفعہ ہی مسابر سے موقوں ہم کو نمازوں کے لئے بلاتے ہیں۔ اور خدا کے مجذہ سے نہ کہے ہوئے الفاظ ہم کو یاد دلاتے ہیں۔ مسلمانوں کی اذان جیسا کہ لفظی طور پر اس کے سمعنے یاد ہوتی یا جلا وے کے ہیں۔ پسہری معنوی طور پر ان الفاظ کی لڑا انسان صرف روٹی سے زندہ نہیں رہ سکتا۔ بلکہ ہر ایک لفظ سے جامس کے بیوں سے نہ کلتا ہے۔ جو سبے بڑا ہے کی یاد ہانی ہے ہم اذان کو بیوں کے معنوں کے بولیں میں فوج کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے مخربی ناظرین

اس سے فائدہ اٹھائیں :-

اللَّهُ أَكْبَرُ - اللَّهُ أَكْبَرُ - شَهَادَةُ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ اللَّهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

شَهَادَةُ إِنَّ مُحَمَّداً رَسُولَ اللَّهِ - حَمْدُ اللَّهِ عَلَى الْفَلَاحِ - حَمْدُ اللَّهِ عَلَى الْفَلَاحِ -

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ - حَمْدُ اللَّهِ عَلَى الْفَلَاحِ -

قرآن مجید - اللہ رب سے بڑا ہے - اللہ رب سے بڑا ہے یہیں گواہی ہے

ویتا ہوں - کہ سو اے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میں گواہی پیتا ہوں
کہ محمدؐ اللہ کا پیغام لا یا - آئُ نماز کی طرف - آؤ کا میلبانی کی طرف - آؤ کا میلبانی
کی طرف - اللہ رب سے بڑا ہے - اللہ رب سے بڑا ہے سو اے اللہ کے اور کوئی عبادت کے
لائق نہیں ہے چہ

یہ ہے وہ آوازِ جو ایسا مسلمان فیں ہیں یا نجف فتوح سجدہ سے ان قتوں میں شنتا ہے جب کہ پیٹ چاہتا
ہے - کہ وہ اپنے آپ کو قائمِ رکھنے کیلئے کچھ کرے یہ آوازِ آدمی کو یادِ ولائق ہے - کہ اُس کا مفتر
یہی کام نہیں ہے - کروٹی سے اپنے پیٹ کی پرستش کرے بلکہ خدا سے بڑا ہے اور دوسرا سے
تعلقات بہت چھوٹے ہیں - خدا ہی کا حق ہے کہ سبکے پہلے اسکی پرستش کھیا فے - اور اگر
آدمی کا میلبانی کے بیچھے پھر رہا ہے تو بھی کا میلبانی اسکونماز کے ذریعے ملیں چیز کے
معنے ان الفاظ سے زندہ رہتا ہے جو خدا کے عناء سے نکلے کیا اگر جہاں کے اس ناج گروں
سے ملتی ہوئی لگنٹی کا مسلمانوں کی اذان کی روح کو تازگی بخشنے والی آواز سے کوئی مقابله
ہے ؟ ہم اپنے مخصوص کو پیر منگوار آکیسی ڈی - ڈی - لیکس ڈاگر کٹر ٹھانگر ڈولٹا امشن کے
الفاظ نقل کئے لیخڑیم نہیں کر سکتے۔ وہ الفاظ ہیں جو صاحبِ موصوف نے اپنے مخصوص ہیں
دریج ہیئے جو قٹ دینیور سلیمانیز کا نگر من غفرانہ نہدن کے اجلاس ہیں پڑھا گیا تھا :-
دن ہیں پنج دفعہ اسلامی آذانِ نکنگروں اور مناروں سے فرنیقہ کو جگاتی ہے اور صبح سے یک
رات تک اُن کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور عیسائیت نے اپنی بہترین شکل میں ہی خواہ وہ
کوئی ہواں سے زیادہ ولو لا انگریز ضاپطہ پیٹ نہیں کیا - جیسا کہ یہ ہے :-

”امٹھوںے مومنوں کماز نیند سے اچھی ہے“ نیماز نیند سے اچھی ہے چہ

خوشی کے ساتھ منظور فرمایا۔ یہ دو خواص میں خواجہ صاحب کی اس تحریک کا جواب تھی جو انھوں نے اکثر این یتیں
گروں کے فتنہ میں کر رکھا تھا اور جسیں نعلانی کلمہ سواعتبینا و بینکہ ان کا
نعتہ اللہ و کل الشرک بد شریعاً المذکور دعوت و بیگی تھی الغرض لہڈن کے شال حصہ
ایک بڑا گرجا بنا کر اپنی گیٹ یعنی پریم چرچ سب سے پہلے اپنی سارک جو زیر کی تھیں کا مرجب ہر ہالہ دہاں کے پار ری
ریور پینڈ چارس سرخندے نے اگر جائیں عبارت کے وقت خواجہ صاحب کے مسلم اور دیگر ناہب «پختہ پڑھئے کو کسا اور خوبید
از دعا اخیل کی جگہ قرآن یکم کی چند کیک کیات پڑھیں پھر خواجہ صاحب نے دہاں کے سب سر پکھڑے ہو کر تذکرہ بالامضوں پر
لیکر یا اور اس طرح سے خود گرجا گھر میں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا اس خطبہ کے بعد پاری صاحب
نے ہمیں سارک بکاری اور تمام مضمون سے اپنا الفاظ نظاہر کیا اور ایک اور من «مغرب کو پیغام اسلام» دینے کے لئے
خواجہ صاحب کی ختنیں رخاست کی جو شکور ہو کر غالباً عالی جام سمجھی ہیں چکی ہے ۶

و ۲۳) جب دن خواجہ صاحب گرجا گھر میں خطبہ کیلئے تشریف لے گئے اسی دن ان کی عدم موجودگی میں درگذشتہ اللہ تعالیٰ نے
ایک خاص کا سیاںی عطا فرمائی۔ اس جال کی تفصیل یوں ہے کہ وہ گنگ میں اسلامی تحریک کے مقابل پاریوں کی
طرف سے گھوڑوں پر پہنچا اسی کے سال میں ایک مرتد مسلمان پاری صہد العزیز کے لیکھ کا دہاں اعلان کیا گیا جا کہ
مضمون تھا «اسلام سے عیسیا ایشٹ کو، اس پیکھے پیشراں نے دہاں کے دیلیں جو یہ میں سرن سمجھی دیا جس کے ختم
ہوئے کے بعد جناب مولانا مولیٰ صدرا الدین صاحب نے اس سے ملک پچھا کر عیسیا ایشٹ قبل کرنے سے پیشتر
اپنے قرآن تو خود پڑھ دیا ہو گا جپر اس نے اثبات میں جواب یا ارجحاب مولانا نے اس سے قرآن کی کوئی آئینہ پڑھ دینے کی
درخواست کی اس نے کھانیکے قسمیں خندہ میں نظاہر کی مولیٰ صاحب نے حائل شریف پیش کر کے صرف ایک آیت پڑھ دیئے کو کہ
گرفہمت الذی کفر اکر عرش پر گیا اور یونی بیان بنکر دہاں سے بھاگ گیا ایک مولیٰ صاحب نے اسکا پیچھا چھوڑا
اویحہ سے دہاں اکیپ پاک لیکھ دیا تھا اس سے سوال وجہ اس کی اجازت چاہی گئی سنے اسے بھی بنانکر کے ملا لاد
اپنے پیکھے میں بھائے اسلام کے نمائش بیان کرنے کے مولیٰ صاحب سکر گوب ہو کر اسلام کی فضیلت دیگر ناہب پر غیر واقعیت
ثابت کرنی شروع کر دی اور عیسیا ایشٹ کو یوں مشتی کیا کہ اس نہب میں اپنے گناہوں کا بوجھ ایک دوسرا شخص پر پڑا
دیا جاتا ہے اور یہی ایک بات یہی سے عیسائی ہو چکا ہو جب ہوئی تھی دنہ ضایط کے لحاظ سے اسلام سے عالی تریکہ ہوتا
تعالیٰ اسے سمجھ راستہ پر چلکی تو یعنی عطا فرمائے۔ ارجحاب مولانا صدرا الدین صاحب پریش اپنی شیش کا سیاںی اور نلفرت
نادری فرمائے دیم (ان تمام رنجوں کو جزوں کے علاوہ ایک نہایت ہی فرجت اخراج خود جناب مولانا صدرا الدین صاحب
کو گھوڑوں پر پہنچا کر اس کے پیش میں پڑھ دیا گیا اور اس کے پیش میں پڑھ دیا گیا اسی پر اس کا انتہا ہے